رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

(یعنی)

اُردو رسالہ ریویو آف ریلیجنز

ایڈیٹر۔ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ سالانہ ہندوستان میں تین روپیہ غیر ممالک سے بقدر محصول زائد ۔ ہندوستان سے باہر رسالہ محصول ڈاک تین روپیہ

جلد ۔ اگست سنہ ۱۹۲۸ء ۔ صفر سنہ ۱۳۴۷ھ ۔ نمبر ۸

مقصد : تلاش حق اور مذاہب کی اصول سے واقفیت پیدا کرنا

فہرست مضامین

بلائے طاعون اور اس کا علاج	۲۸۱ / ۳۰۵	مولانا محمد یعقوب صاحب قادیان
قرآنی پردہ	۳۰۶ / ۳۱۴	میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن
تاریخی شذرات	۳۱۵ / ۳۲۰	ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر قادیان

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر صدر انجمن احمدیہ قادیان کیلئے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہ اگست کا ریویو وی پی ہوا

جن خریداروں کی طرف سے تاحال چندہ ریویو وصول نہیں ہوا تھا - اور انہوں نے فروری میں وی پی واپس کردیئے تھے ان کے نام ریویو کا یہ پرچہ وی پی کیا گیا ہے - امید ہے وصول فرماکر شکریہ کا موقعہ دینگے ریویو کے خریدار پہلے ہی بہت کم ہیں اب اگر یہ وی پی انکاری ہوئے تو فنڈ کو اور بھی نقصان پہنچے گا - آجکل ماہواری رسالوں کی ظاہری شکل نہایت اعلیٰ ہوگئی ہے - مگر ہمارا رسالہ اسی پرانے حال میں ہے اسکی وجہ آپ لوگوں کی کم توجہی ہے ورنہ یہ معمولی بات ہے کہ ٹائیٹل کا کاغذ آرٹ پیپر کردیا جائے احباب اپنا فرض ادا کریں تو ہم حاضر ہیں ؞

کلام محمود مکمّل

برادر محمد یامین صاحب مالک احمدیہ کتب خانہ قادیان نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کا تمام کلام سنہ ۱۹۰۵ء سے لیکر فروری سنہ ۱۹۲۸ء تک کا یکجا چھپوایا ہے - جو ایک نہایت دلآویز مجموعہ اور دلکش گلدستہ ہے قادیان کے بہترین کاتب سے لکھوایا ہے اور عمدہ ڈمی کاغذ لگایا ہے چھپوائی پلیٹوں کی ہے اسلئے زیادہ صاف اور روشن نہیں تاہم اچھی ہے باقی رہا حضور کا کلام سو اسکے لئے مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں احباب جماعت احمدیہ میں سے ایک فرد بھی اس نعمت عظمیٰ سے خالی نہیں رہنا چاہیئے حجم ۱۲۰ صفحے قیمت ۵؍ علاوہ محصول ڈاک ؞

قول سدید

اس کتاب میں بقول مؤلف صاحب ڈھائی سو احادیث اور چھ سو آیات سے ختم نبوت پر بحث کی گئی ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ دیوبند کی کتاب ختم النبوۃ کا جواب ہے - حجم ۲۷۰ صفحے ۲۲×۱۸/۸ کتاب کی چھپوائی کاغذ لکھائی نہایت عمدہ اور قابل تعریف ہے مضمون نام ہی سے ظاہر ہے کہ کسقدر ضروری اور اہم ہے اور ہر احمدی کو آئے روز اسی مبحث سے سابقہ پڑتا رہتا ہے - پس یہ کتاب منگوا لیجئے جسمیں سب دلائل کا مجموعہ اور کل اعتراضات کا جواب حسب قول مؤلف صاحب ہے - قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ؍) اس کتاب کے خریدار کو مرزا حیرت کا فوٹو ۸۰ صفحے کی کتاب مفت دی جائیگی ؞

منیجر رسالہ دستکاری چاندنی چوک دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

طاعون ایک خوفناک بلا ہے

بلائے طاعون اور اُسکا حقیقی علاج

طاعون کی وجہ تسمیہ

لفظِ "طاعون" کے متعلق لوگوں میں دو مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ بعض کہتے ہیں کہ "طاعون" زبانِ عربی کا ایک لفظ ہے۔ اور بعض کے نزدیک یونانی زبان میں یہ لفظ "طیعون" تھا۔ بعد میں عربوں نے اپنی زبان میں اسے طاعون بنا لیا۔ مگر اطباء ان دونو اقوال میں سے پہلے قول کو زیادہ صحیح بتلاتے ہیں۔ اور وجہ اسکی لکھی ہے کہ اکثر شہروں میں جب یہ وبا آئی تو وہاں کے باشندگان نے جو بعد میں اس مرض میں مبتلا ہوئے۔ خواب دیکھا کہ کوئی شخص بھالے سے انہیں طعن کرتا ہے یعنی بھونکتا اور چبھوتا ہے۔ اسی لئے اس مرض کو بھی جو بعد میں انہیں لاحق ہوا۔ طاعون کہنے لگ گئے۔ اور یہ بھی اس نام کی ایک بڑی وجہ ہے کہ جس شخص کو یہ مرض ہوتا ہے وہ اپنے جسم میں ایسا محسوس کرتا ہے کہ گویا اُسکو مقامِ زخم پر کوئی بھالا چبھو رہا ہے۔ یہ گروہ اطباء کا جو طاعون کو عربی زبان کا ایک لفظ سمجھتے ہیں لکھتے ہیں کہ طاعون فاعول کے وزن پر اسم فاعل مبالغے کا صیغہ ہے۔ اور چونکہ اس مرض میں تکلیف بہت زیادہ ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کوئی شخص بھالے مار رہا ہے۔ اسلئے اسے طاعون کہتے ہیں۔

طاعون کا پہلا حادثہ

ہمارا قطعی طور پر یہ کہنا کہ طاعون کا سب سے پہلا حادثہ کہاں اور کب ہُوا۔ ایک نہایت ہی دشوار امر ہے۔ کیونکہ اکثر مورخین یہ تسلیم کرتے ہیں کہ طلوعِ آفتابِ اسلام سے پہلے تاریخ کے آسمان پر بالکل تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اسلئے گذشتہ واقعات ہماری نظروں کے سامنے پوری صحت کے ساتھ وارد نہیں ہو سکتے مگر پھر بھی بعض قرائن ہمارے پاس ایسے موجود ہیں۔ جن سے صریحاً اس امر کا ہمیں پتہ چلتا ہے کہ طاعون بہت پُرانا مرض ہے۔ جو بلا مبالغہ ہزاروں برس سے دنیا کے مختلف اطراف میں اپنے ہیبتناک ظہور سے کروڑوں نفوس کو لقمۂ اجل بنا رہا ہے۔ چنانچہ پہلا قرینہ اسکی قدامت پر یہ ہے کہ ہندوؤں کی بعض ایسی پُرانی کتابوں میں جنکی تصنیف کو آج ہزارہا برس گذر رہے۔ اس مرض کا صریحاً ذکر آیا ہے۔ اور لوگوں کو اس سے ڈرایا گیا ہے۔ جیسا کہ مہرشی بیاس جی اپنی ایک تصنیف میں کہ جس پر آج پورے پانچہزار برس بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گذرا۔ لکھتے ہیں کہ "جسوقت چوہے چھت سے گریں۔ اور پاگل ہو کر بے تحاشا دوڑتے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جسقدر صفائی کے مراتب بڑھاتے چلے جاؤ۔ اُسی قدر مکھیاں بھی کم ہوتی جائینگی۔ اگر مصنوعی تراکیب سے کام لینے کی ضرورت ہو تو اسکے لئے چند تراکیب بھی میں ذیل میں لکھے دیتا ہوں:۔

[ا۔ مکھی ہرتال کی دھونی کافور کی بُو اور روغن زیتون سے بھاگتی ہے۔ ب۔ کاربالک ایسڈ میں ایک کپڑا تر کرکے کمرہ میں لٹکا دیں۔ مکھیاں مچھر دُور ہونگے ج۔ کاربالک ایسڈ کی بیس پچیس بوندیں پانی میں ملاکر کڑاہی میں پکاؤ۔ جب اسکے بخارات اُڑکر مکان میں بھر جاوینگے۔ تو مچھر اور مکھیاں دُور ہو جاوینگی۔ د۔ عقرقرحا۔ گندھک۔ بیج نرگس ان تینوں چیزوں کو پانی کے ساتھ پیسکر دیواروں اور زمین پر چھڑکنے سے مکھیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ ھ۔ عقرقرحا نیم پاؤ۔ لوبان ہندی ۲۰ تولہ۔ کُٹ (قسط) ۵ تولہ ہر ایک چیز باریک پیسکر کپڑچھان کریں۔ اور کسی بوتل میں ڈال رکھیں۔ وقت ضرورت تھوڑی سی بستر پر چھڑک لیں۔ مکھیاں مچھر پسو۔ اور کھٹمل انشاءاللہ العزیز نزدیک نہ آئینگے۔

(۵۱) گھر کی نالیوں اور پاخانوں کی صفائی کا بالخصوص خیال رکھا جائے۔ نالیوں کو روزانہ کثیر پانی سے دھلوایا جائے۔ بدرو کو خوب صاف کروایا جائے۔ فینائل دن میں دو بار پاخانوں اور گندی جگہوں میں ڈلوائی جائے۔ اور روزانہ ایسا کیا جائے۔ (۵۲) بیت الخلاء میں فرش پر چونے کا پلستر ہونا چاہیئے تاکہ کثیف پانی اُسمیں نہ ٹھہرے۔ (۵۳) بیت الخلاء ایسی جانب اور اتنے فاصلے پر ہونا چاہیئے کہ اسمیں سے بُو نہ آئے۔ (۵۴) بیت الخلاء میں چونا بکھیرنا اُسکی بُو کو بہت جذب کرتا ہے اور اُسے پھیلنے سے روکتا ہے۔ (۵۵) بیت الخلاء میں اگر فینائل ڈلوانے کی توفیق نہ ہو تو کم سے کم یہ چاہیئے کہ پاخانے پر چونہ یا راکھ ڈلوا دیا جایا کرے (۵۶) کوئلہ میں خدا نے ایسی تاثیر رکھی ہے کہ ہوا کی سمیت کو زائل اور بدبو کو دفع کرتا ہے۔ پس ہر شخص کو اس سہل الحصول شے سے فائدہ حاصل کرنا چاہیئے اور وہ اس طرح کہ کوئلے کے بڑے بڑے ٹکڑے توڑ کر ڈوکری میں پھیلا کر ہمیشہ پاخانہ اور متعفن مقامات میں رکھیں تاکہ ہوا صاف ہوتی رہے مگر بیس روز کے بعد کوئلوں کو بدل دینا چاہیئے۔ (۵۷) بعض لوگ اپنی رہائش کے مکانات میں بھی فینائل چھڑکتے ہیں۔ اور گو کہ فینائل ایک مفید چیز ہے اور ایسے پاخانہ اور گندی موریوں میں ڈالنا بہت فائدہ مند ہے تو بھی رہائشی مکانات میں اس کا چھڑکنا انسانی صحت پر بُرا اثر ڈالتا ہے۔ اسلئے مکان میں چھڑکنے کے لئے اگر دیسی فینائل طیار کیجائے تو نہایت بہتر ہو۔ یہ دیسی فینائل چھڑکنے سے جراثیم کو فی الفور ہلاک کر دیتی ہے اور طرفہ یہ کہ کھانے سے بھی ہاضمہ کو درست کرتی ہے۔ یہ فینائل ایک سیر عمدہ تیز سرکہ میں ہینگ خالص ایک تولہ ملا دینے سے بن سکتی ہے۔ سرکہ اور ہینگ دونو اول درجہ کے قاتل جراثیم ہیں چنانچہ فاضل شمعون خلافت عباسیہ کا مشہور طبیب لکھتا ہے کہ مکان میں سرکہ اور ہینگ کا چھڑکنا وباء سے محفوظ رکھتا ہے۔ (۵۸) کافور کا گلاب میں گھسکر یا سرکہ میں پیسکر مکانوں میں چھڑکنا بھی وباء سے محفوظ رکھتا ہے (۵۹) آخری مگر نہایت ضروری امر یہ ہے کہ مکانوں کو ڈس انفکٹ کراؤ کیونکہ اس طریق سے بہت کم اندیشہ بیماری پھوٹنے کا باقی رہتا ہے؛

پہلا طریق۔ ڈس انفکشن بذریعہ آتش

جاننا چاہیئے کہ جب مرض طاعون یونان میں شروع ہوا۔ تو وہاں کے باشندے گھبرا کر بقراط حکیم کی خدمت میں اس کا تدارک دریافت کرنے حاضر ہوئے۔ بقراط نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُنہیں کہا کہ تمام باشندے اپنے اپنے گھروں سے نکلکر باہر میدانوں میں چلے جائیں۔ اور شہر کے ارد گرد خوشبودار سوختنی اشیاء جمع کر کے آگ لگا دیں۔ تاریخ بتلاتی ہے کہ ایسا ہی کیا گیا اور مرض وہاں سے دُور ہو گیا یونانیوں کا جو اعتقاد بقراط کے ساتھ تھا۔ اُسکی ابتداء اسی واقعہ سے شروع ہوتی ہے۔

اکثر اطباء نے لکھا بھی ہے کہ روزمرہ مکان میں محض تیز آگ جلا کر اُسکی خراب ہَوا کو دُور کر دینا چاہیئے۔ لیکن اگر آگ جلانے کی تدبیر سارے شہر کے ارد گرد کیجائے تو یہ سب سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ اس طریق سے وبا کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور اس دعویٰ کے ثبوت میں وہ وبائے لنڈن پیش کی جاتی ہے جس نے ۱۶۶۵ میں وہاں ترقی کی۔ جو قدرتاً ایک عظیم الشان آتشزدگی سے بالکل معدوم ہو گئی۔ پس آگ کا مکانات میں جلانا اور خوب تیز روشن اور شعلوں والی جلانا اسقدر کہ مکان کی دیواریں شدید گرم ہو جائیں۔ نہ کہ دھیمی اور معمولی بہت سود مند ہے۔ اور اس طریق پر جراثیم سے مکان بہت جلد پاک ہو جاتا ہے۔

دوسرا طریق بذریعہ دھونی اسی مندرجہ بالا اصول سے ڈاکٹروں اور طبیبوں نے دھونی کا طریق جاری کیا ہے۔ اور بالعموم گندھک کی دھونی اس طریق پر استعمال کی جاتی ہے کہ گندھک کا چورہ کوئلوں پر انگیٹھی یا کسی مٹی کے پیالہ میں ڈالکر اسے پانی کی ایک لگن میں رکھ دیتے ہیں۔ اور دروازے بند کر دیتے ہیں۔ مکان جرمز سے پاک ہو جاتا ہے۔ مگر ضمنی بات یہ ہے کہ گو گندھک کا دھوآں ایسے جرمز کی ہلاکت کا ایک کافی ذریعہ ہے۔ لیکن یہ دھوآں نہایت بدبودار اور مضر صحت ہوتا ہے۔ گندھک کا دھوآں کوتاہ دمی پیدا کرتا ہے اور پھیپھڑوں کے لئے نہایت مضر ہے۔ اور پھر ڈاکٹروں کی ہدایت کہ اُس مکان میں تب تک داخل نہیں ہونا چاہیئے جبتک کہ مکان اُسکی ہَوا سے پاک و صاف نہ ہولے اس بات کی کافی دلیل ہے کہ گندھک مضر صحت ہے پھر گندھک کی دھونی سے بسا اوقات دروازوں کے روغن اور رنگ وغیرہ اُڑ جاتے ہیں۔ کھانیکی چیزیں اگر اندر ہوں تو سخت تلخ اور بدمزہ ہو جاتی ہیں۔ تعلیم امور ہمیں اس امر کی طرف متوجہ کرتے ہیں کہ گو محض گندھک جلانی بھی سود مند ہے مگر زیادہ مفید یہ ہے کہ یا تو اُس میں یا دیگر خوشبودار سوختنی اشیاء شامل کر لی جائیں اور یا محض خوشبودار سوختنی اشیاء کو جلایا جائے۔ اگر خالی گندھک جلائی جائے۔ تو دھوئیں کے بکلی طور پر خارج ہونے سے پہلے داخل مکان مت ہو۔

اس امر کو بھی یاد رکھا جائے کہ دھونی دینے سے پہلے کمرے کے تمام دروازے اور کھڑکیاں اور روشندان اور دریچے سب اچھی طرح بند کر دیں اور اگر اُن میں کوئی سوراخ وغیرہ ہو تو اُسپر کاغذ لگا دیں۔ تاکہ ہَوا اندر باہر آجا نہ سکے اگر دھونی دیتے وقت لحاف یا توشک وغیرہ کمرے میں پھیلائے گئے۔ تو دھونی کے بعد اُنہیں باہر نکال کر سارا دن دھوپ میں ڈال رکھیں۔ تاکہ بُو اُن سے نکل جائے۔ کمرے کو بارہ سے چوبیس گھنٹے تک ضرور بند رکھنا چاہیئے بعدہٗ کم سے کم اتنے ہی عرصہ کیلئے تمام کھڑکیاں اور دروازے اور روشندان کھول دینے چاہئیں۔ تاکہ تازہ ہَوا آجا سکے۔

سوختنی اشیاء جو آگ میں جلانے سے جراثیم کو ہلاک کرتی ہیں۔ یہ ہیں:۔

کافور۔ صندل سرخ۔ صندل سفید۔ گلو۔ برگ نیم۔ پوست نیم۔ پھل و پھول نیم۔ عود ہندی۔ پوست درخت سرس۔ پوست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخت شیشم۔ سرسوں سفید۔ باؤبڑنگ۔ کندر۔ قسط شیریں۔ ناگ کیسر۔ سلارس۔ چرائتہ۔ تناہترہ۔ کشنیز خشک۔ حرمل۔ خس۔ گوگل۔ دُھوپ لکڑ۔ ناگرموتھ۔ ہینگ۔ آک کے پُھول۔ بکائن کی چھال۔ تُلسی۔ جائفل۔ لونگ۔ جاوتری۔ لوبان کوڑیا۔ نرلسی۔ نیازبو۔ گل نیلوفر۔ گُل گلاب۔ کپاس کے بنولے۔ ان میں سے جسقدر اشیاء دستیاب ہوسکیں۔ کُوٹ رکھیں اور ہر روز جلایا کریں۔

سب سے اعلیٰ دُھونی

اگر دُھونی کیلئے ذیل کی اشیاء اکٹھی خرید لی جائیں۔ اور کُوٹ کر کسی برتن میں رکھ لیں۔ اور مناسب مقدار میں لیکر روزانہ جلا دیا کریں۔ تو میرے نزدیک سب سے زیادہ مفید ہیں:۔

لونگ - کافور - لوبان - برگِ آک - گندھک - کیھد کھری - جائفل - جاوتری - برادہ صندل سفید - گوگل - برگِ نیم

پاؤ - ۵ تولہ - ۵ تولہ پاؤ ۵ تولہ - ۵ تولہ - پاؤ - ۵ تولہ - دس تولہ - پاؤ - پاؤ

پاپڑہ - برگِ بکائن - ناگرموتھ - دھوپ لکڑ - ہلیلہ (ہریڑ)

پاؤ پاؤ سیر پختہ پاؤ پاؤ

سب کو کوٹ کر مناسب مقدار میں روزانہ جلاؤ۔ یہ سب سے اعلیٰ دھونی ہے۔

اِن دافعِ تعفّن اشیاء کے سُلگانے سے بہت زیادہ صفائی ہوتی ہے۔ مگر آجکل بجائے ان زیادہ مفید چیزوں کے کم خرچ چیزوں کی طرف زیادہ رغبت کی جاتی ہے چنانچہ زیادہ تر گندھک کی دُھونی دیجاتی ہے۔ یہ ایک قسم کی سیال چیز ہے۔ پیالی میں ڈالکر اُپلوں پر رکھ دیتے ہیں۔ اور دروازے بند کرکے دھونی دیدیتے ہیں۔ حالانکہ یہ گندھک جیسی مفید نہیں۔ اور نہ ہی اتنی طاقتور بلکہ مرکری لوشن سے بھی کمزور طاقت رکھتی ہے۔

تیسرا طریق بذریعہ مرکری لوشن

مکان کو عفونت سے پاک کرنے کا تیسرا طریق مرکری لوشن ہے۔ اسے چوہوں اور حشرات الارض کے سوراخوں اور بلوں میں خوب اچھی طرح ڈالا جاتا ہے۔ کہ کوئی بھی جگہ خالی نہ رہے اور لوشن نہ نکلے۔ پس وہ شخص جو مرکری لوشن سے مکان کی صفائی کرنے لگے۔ اُسے چاہیئے کہ فرش اور دیواروں پر اسقدر انڈیلے کہ ایک انچ جگہ بھی خالی نہ رہے اور اسقدر زیادہ انڈیلے کہ لوشن بہ نکلے۔ سب سے زیادہ مفید لوشن یہی مرکری لوشن ثابت ہوا ہے۔ اس لوشن کے ذریعہ سے دس منٹ کے اندر اندر طاعون کے جرم مرجاتے ہیں۔ مرکری لوشن بنانیکی ترکیب یہ ہے۔

پرکلورائیڈ آف مرکری یعنی دار چکنا نصف چھٹانک۔ سٹرانگ ہائڈروکلورک ایسڈ یعنی تیزآب نمک ایک چھٹانک

پانی نیلا رنگ پہلے دار چکنا کو تیزآب میں حل کرلیں۔ پھر پانی اور رنگ ملادیں۔

۳۰ سیر پختہ ۵ رتی

گاؤں کے رہنے والے جلدی میں اسے یوں طیار کرسکتے ہیں:۔ دار چکنا۔ نوشادر۔ نمک پانی - نیلا رنگ

چھٹانک۔ ۲ چھٹانک۔ ۲ چھٹانک۔ ۳۰ سیر - ۵ رتی

اس سے تمام کمروں کو خوب اچھی طرح صاف کرنا چاہیئے۔ مگر یاد رکھا جائے کہ دار چکنا ٹین لوہا وغیرہ کو کھا جاتا ہے۔ اسلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلوشن مٹی یا لکڑی کے برتن میں رکھنا چاہیئے۔ نیلے رنگ کا صرف یہ مطلب ہے کہ دیواروں وغیرہ پر پھیرتے رہنے سے معلوم ہو جائے کہ کوئی جگہ خالی تو نہیں رہ گئی۔ سب سے عمدہ ڈس انفکٹ مرکری لوشن شمار کیا جاتا ہے۔

نوٹ۔ ان تمام ہدایات کا تبھی نمایاں اثر پیدا ہو سکتا ہے کہ جبکہ ساری آبادی بلا استثنائے احدے ان پر عمل کرنے کیلئے طیار ہو جائے۔ اور ہر گلی اور ہر کوچہ میں صفائی پر صفائی کی جائے۔ ورنہ ایک آدھ کے عمل سے گو خود اُسے فائدہ پہنچ جائیگا۔ مگر ساری آبادی تو بہرحال خطرہ میں ہوگی۔ پس ایک مکمل صفائی کی طاعونی ایام میں ضرورت ہوتی ہے جو بالعموم بہت کم نظر آتی ہے ان تمام طریقوں کے ماتحت مکان کی کما حقہ صفائی ہو سکتی ہے۔ پس چاہیئے کہ صفائی پر دوام اختیار کیا جائے کیونکہ گندگی بہرصورت بُری چیز ہے اور صفائی بہرحال مفید اور ممد صحت چیز۔

صفائی لباس و پارچات

اب مَیں لباس کی صفائی کے متعلق چند امور بیان کیئے دیتا ہوں (۱) لباس کی صفائی کیلئے ہرگز یہ ضروری نہیں کہ ضرور قیمتی کپڑے ہوں۔ بلکہ میل اور کچیل سے اگر وہ پاک ہوں اور تیسرے روز انہیں دھویا جاتا ہو تو صاف لباس شمار کیا جائیگا۔ پس وبائی ایام میں ضرور صاف لباس رہنا چاہیئے۔ ضروری نہیں کہ دھوبی کے دھوئے ہوئے ہوں بلکہ اپنے ہاتھوں سے صاف کیئے ہوئے کپڑے بھی نہایت اعلیٰ ہوتے ہیں (۲) دھوبی سے جسوقت کپڑے آئیں اُنہیں دھوپ میں ضرور دو گھنٹہ تک رکھ دیں۔ ایسا ہی درزی سے کپڑے آنے پر بھی۔ ہمیں نہیں معلوم کہ وہ درزی اور دھوبی کہاں کہاں پھرتے رہے ہیں۔ (۳) ان ایام میں موٹے اور گرم کپڑے پہننے چاہئیں۔ تاکہ وبائی ہوا کے اثر سے جسم محفوظ رہے اور تا پسینہ آنے سے موادِ فاسد جو وبا کے لئے ممد ہو خارج ہوتا رہے (۴) کپڑوں سے جب ذرا سی بھی پسینہ کی بُو آنے لگے تو اُنہیں فوراً ہی دھلوا ڈالا جائے۔ (۵) کپڑوں پر گلاب۔ خس۔ کیوڑہ۔ اگر وغیرہ کا عطر لگانا زیادہ بہتر ہے۔ (۶) ایام وباء میں نمناک کپڑے نہیں پہننے چاہئیں۔ اسی طرح گیلے کپڑے پہنکر بیٹھنا یا سونا بہت نقصان کرتا ہے۔ بہتر ہے کہ ایسی حالت میں کپڑے بدل لئے جائیں۔ اور اگر بدلنے دشوار ہوں تو ٹہلتے رہنا چاہیئے تاکہ وہ خشک ہو جائیں۔ اسی ضمن میں نمناک بستر پر سونے کی ممانعت بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ (۷) اپنے سونے کے بستروں کو اور پہننے کے کپڑوں کو دُھوپ اور ہوا لگواؤ۔ اور بلا ناغہ اُنہیں دوپہر کی تیز دھوپ میں ڈال دو۔ سوختنی اشیاء کی دُھونی کپڑوں کو بھی دی جایا کرے۔ (۸) کپڑے دھوتے وقت اُنہیں کھولتے ہوئے پانی میں ڈال کر دھوؤ۔ (۹) سوتے وقت ایک اوپر اور ایک نیچے ایسا کپڑا جیسے لٹھے کی چادر ضرور رہنی چاہیئے۔ جسے تیسرے روز دُھلایا جا سکے۔ تاکہ بچھونا میلا نہ ہو۔ (۱۰) کپڑوں کے صندوق میں کافور یا فنائل کی گولیاں ضرور رکھو۔ (۱۱) اگر کپڑوں کے اندر نیم کے پتے رکھ دیئے جائیں۔ تو بھی بہت مفید ہے نیم کے پتے دافع جرم ہیں۔ اور اِسکے علاوہ موسم گرما میں گرم کپڑوں کے اندر نیم کے پتے رکھ دینے سے اُنہیں کیڑا بھی نہیں لگتا۔

متفرق ذاتی ہدایات

(۱) سب سے اعلیٰ اور بڑی نصیحت یہ ہے کہ اپنے دل کو مضبوط رکھو اور خدا پر بھروسہ عربی میں ایک کہانی مشہور ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص قاہرہ سے آرہا تھا۔ اُسکو راستہ میں ایک مسافر ملا۔ جو قاہرہ کو جاتا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے شخص نے دریافت کیا کہ تم کون ہو اور کدھر جاتے ہو؟ اس نے جواب میں کہا کہ میں ہیضہ ہوں اور قاہرہ کو جاتا ہوں۔ کہا۔ کس لئے؟ اس نے جواب دیا۔ تین ہزار آدمی مارنے۔ چند دنوں بعد پھر وہی شخص واپس قاہرہ آرہا تھا۔ جو راستہ میں میاں ہیضہ ملے۔ مسافر نے کہا کہ تم تو تین ہزار آدمی مارنے گئے تھے مگر مارے تیس ہزار۔ ہیضہ میاں نے جواب دیا کہ "میں نے تو درحقیقت تین ہزار آدمی مارے باقی تو سب خوف سے مر گئے۔" پس حفظِ صحت کے قواعد کی پابندی کرتے ہوئے اپنے دل کو مضبوط رکھو اور اس مثل کو خوب یاد کرو "وہم کی دارو لقمان کے پاس بھی نہیں" دل کی طاقت ایک ایسی زبردست طاقت ہے جس کا بیسیوں ادویات مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ (۲) بدن کی کثافت دور کرنے کیلئے دن میں دو مرتبہ غسل کیا کرو۔ اسلام میں صاف ستھرا رہنے اور عیدین و جمعہ وغیرہ پر جبکہ لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے تبدیلیٔ لباس۔ غسل اور خوشبو لگانے کا جو حکم ہے وہ بھی اسی غرض کیلئے ہے۔ ا۔ غسل سے پہلے اپنے جسم پر کسی تیل کی مالش کرو خصوصیت سے نیم کا تیل مدِ نظر رکھو۔ یا روغن سرسوں۔ کیونکہ ایسا کرنا طاعون سے محفوظ رکھتا ہے۔ ب۔ مالش کے بعد فوراً نہیں نہانا چاہیئے۔ بلکہ ذرا آرام کر کے تاکہ جسم معمولی حرارت میں ہو جائے۔

ج۔ جوان و صحیح سالم اور مضبوط آدمیوں کو ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا چاہیئے۔ مگر لاغر۔ اور کمزور۔ بوڑھوں اور بچوں اور حیض سے فارغ ہونیوالی مستورات کو نیم گرم پانی سے نہانا بہتر ہے۔ د۔ پسینہ جسم پر ہو تو بغیر خشک کئے ہرگز غسل نہ کریں۔ اور جب تک کھانا کھائے تین گھنٹے نہ گذرے ہوں نہ نہائیں۔ اور اسی طرح ورزش کے بعد بھی معاً غسل کرنا منع ہے۔ سو کر اُٹھنے کے بعد فوراً نہانے سے زکام ہو جاتا ہے۔ س۔ سرد پانی سے نہانا ہو تو پہلے سر اور گرم پانی سے نہانا ہو تو پہلے پاؤں بھگوئیں پھر باقی حصۂ جسم پر پانی بہائیں۔ ش۔ گرم پانی سے نہانا ہو تو ایسے مکان میں نہائیں جہاں سرد ہوا نہ لگے۔ ص۔ غسل کرنے کیلئے سب وقتوں سے بہتر صبح کا وقت ہے۔ ط۔ بعد از غسل بالوں کو تولیہ سے خوب پونچھ لیں۔ کیونکہ بالوں کے تر رہنے سے نقصان ہوتا ہے۔ ع۔ غسل کرنے کے بعد فوراً کھانا کھانا بہتر نہیں بلکہ ذرا ٹھہر کر کھائیں۔ ف۔ جس تالاب یا جوہڑ کا پانی غلیظ ہو یا گائے بھینسوں کا پیشاب اس میں پڑتا ہو یا گوبر۔ اسمیں ہرگز نہیں نہانا چاہیئے۔ ل۔ میلے اور پتلے اور گندے پانی سے غسل کرنے سے بہت احتیاط کرو۔ م۔ غسل کا ہرگز یہ منشاء نہیں کہ بہت گیلے رہو۔ زیادہ گیلا رہنا ہمیشہ نقصان کرتا ہے۔ ی۔ عمدہ صابون سے مَل کر نہانے سے بدن کے مسامات کھُلتے ہیں۔ پس نہاتے وقت عمدہ صابون پاس رکھو۔

(۳) جب کسی حصۂ ملک میں طاعون نمودار ہو جائے تو تندرست اشخاص کو چاہیئے کہ وہ مواضعِ عالیہ یعنی بلند مقامات پر کھُلی ہوا میں نقلِ مکان کریں۔ اور ایسی تمام چیزوں سے جو خون کو جوش میں لانیوالی ہوں۔ نیز کثرتِ محنت و مجامعت سے پرہیز کریں۔ (۴) صبح کے وقت ہوا خوری اور چہل قدمی ضرور کیا کریں۔ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے بلکہ دونو وقت کی سیر اور بھی زیادہ مفید ہے۔ (۵) پلیگ والی بستی اور پلیگ والے محلّہ سے بچو۔ اور سوائے اشد ضروری کام کے وہاں ہرگز نہ جاؤ۔ جانا ہو تو گیارہ اور تین بجے کے درمیان جاؤ۔ یعنی اُسوقت جبکہ دھوپ تیز پڑ رہی ہو مگر کھانا تو کسی صورت میں بھی وہاں نہ کھایا جائے۔ (۶) طاعون جہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رونما ہو وہاں آبادی سے باہر کھلے میدانوں میں قیام کریں۔ مگر ایک آبادی سے نکل کر دوسری آبادی میں نہ جائیں۔ ایسا کرنے سے مرض زیادہ پھیلتا ہے۔ (۷) جہاں تک ممکن ہو ٹھنڈی ہوا کا استعمال کیا جائے۔ خواہ خود ٹھنڈی ہو یا اُسے آپ ٹھنڈا کر لیا جائے۔ (۸) طاعون کے بیمار اور اُسکے پاس آنے جانے والے آدمیوں سے پرے رہنا بہت ضروری امر ہے۔ (۹) وبا زدہ علاقہ سے آنیوالوں کو اپنے درمیان مت جگہ دو۔ اِسی میں خیر ہے۔ (۱۰) حافظِ صحت کو اس بات کا ضرور لحاظ رکھنا چاہیئے کہ کوئی قابض چیز استعمال میں نہ لائے اور قبض و بدہضمی کی حالت میں فوراً اسکا تدارک کرے۔ (۱۱) بدنی ریاضت یا دماغی محنت اتنی ہرگز نہ کریں جس سے سخت تکان لاحق ہو جائے۔ اِسی ضمن میں زیادہ بیدار رہنا بھی مضر ہے۔ پس شب کو زیادہ ہرگز نہ جاگیں۔ (۱۲) چوہے کے پسو چونکہ اُڑ نہیں سکتے۔ اور وہ چھ انچ سے زیادہ بلند پھاند نہیں سکتے۔ اسلئے وہ عموماً پاؤں کو کاٹتے ہیں پس طاعونی ایام میں ننگے پاؤں پھرنا شدید ترین نقصان پہنچایا کرتا ہے۔ پس ننگے پاؤں کبھی نہیں پھرنا چاہیئے۔ اور جوتا ضرور پہننا چاہیئے۔ مگر وہ لوگ جنکو ننگے پاؤں رہنے کی پختہ عادت ہو وہ جب اپنے مکانوں پر آویں تو پاؤں کو نیم کے پانی سے دھو ڈالیں مگر ایسے لوگوں کے علاوہ باقی تمام لوگوں کو چاہیئے کہ وہ جوتی ضرور پہنے رکھیں اور جوتی کے علاوہ جرابیں بھی بالضرور پہنو۔ نہ صرف خود بلکہ اپنی بیوی اور بچوں کو بھی اسی ہدایت پر کاربند رکھو (۱۳) سمجھو کہ اگر جلدِ بدن پر کوئی چیر یا زخم ہو جائے۔ تو اُسکے ذریعے سے وبا کی سمیت داخلِ بدن ہو جاتی ہے۔ پس نہایت ضروری ہے کہ ایسا شگاف میڈیکل افسر کو دکھلا کر اُسکا مناسب انسداد کرایا جائے۔ (۱۴) جہاں آبادی کے متصل گندے اور بند پانی کے جوہڑ یا تالاب ہوں۔ اُنہیں تازہ مٹی سے بند کروا دینا یا صاف کرا دینا نہایت ضروری امر ہے۔ اِسی طرح ہر طرح کے کوڑا کرکٹ کو جلا دینا بھی مفید طریق ہے۔ (۱۵) حجام بھی متعدی امراض پھیلانے کا ایک بہت بڑا سبب ہیں وہ ایک ہی اُسترے سے ایک ہی قینچی سے ایک ہی صابون سے سینکڑوں حجامتیں کرتے چلے جاتے ہیں اور اُنہیں خیال تک بھی نہیں آتا۔ کہ ہمیں ہر حجامت پر اپنے اوزاروں کو صاف کر لینا چاہیئے۔ پس ضروری ہے کہ ایک حجامت کیلئے وہ اپنے اوزاروں کو صاف کر لیا کریں۔ تب دوسرے کی حجامت پر اپنا ہاتھ بڑھائیں۔ اور بہتر تو یہی ہے کہ اوزار خود اپنے خریدے جائیں اور دوسروں کے مستعمل اوزاروں سے احتراز کیا جائے۔ (۱۶) چھ اچھے ڈاکٹر جس جگہ تمہیں مل سکتے ہیں۔ اِن کا فائدہ حاصل کرو دھوپ۔ صاف پانی۔ آرام۔ تازہ ہوا۔ ورزش۔ عمدہ اور سادہ غذا۔ (۱۷) جن کمروں میں حیوانات مثلاً بھیڑ۔ بکری۔ گائے بھینس۔ ٹٹو۔ گھوڑا۔ وغیرہ باندھے جائیں۔ اُن میں آدمیوں کا رہنا اور سونا بہت خطرناک ہے۔ کیونکہ ایسے حیوانات کی تاثیرِ تنفس کے علاوہ اُن کے گوبر کی عفونت سے بھی ہوا نہایت متعفن اور زہریلی ہو جاتی ہے۔ (۱۸) بند کمرے میں کبھی نہیں سونا چاہیئے اور نہ سر اور منہ کو لحاف یا کمبل میں ڈھانک کر سونا چاہیئے۔ نیز سونے کے کمرے کا ایک دروازہ یا کھڑکی شب و روز خصوصاً رات کے وقت برابر کھلی رہنی چاہیئے۔ کیونکہ دن کی نسبت رات کے وقت ہر شخص کمرے میں زیادہ دیر تک رہتا ہے۔ موسم سرما میں ہوا کی آمد و رفت کے راستوں کو عموماً بند کیا جاتا ہے حالانکہ کوئی حرج نہیں۔ اگر ٹھنڈی مگر خوشگوار ہوا راستوں سے آتی ہے بشرطیکہ گرم کپڑے کافی اوڑھے ہوئے ہوں (۱۹) سوتے وقت اگر ہاتھ اور منہ دھو کے جائیں تو یہ سب سے زیادہ مفید ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسولِ کریم صلعم وضو فرما کر سویا کرتے تھے اور اسکے بیشمار فوائد ہیں۔ (۲۰) بعض آدمی گلی کوچہ میں جہاں جی چاہا پیشاب کر دیتے ہیں اور بیوقوف عورتیں سرِ بازار بچوں کو پاخانے بٹھا دیتی ہیں۔ یہ حالات ایسے ہیں جن کی اصلاح ہونی چاہیئے۔ (۲۱) لوگ گلی سڑی چیزیں۔ کوڑا کرکٹ گلی میں ہی پھینک دیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ صفائی ہو گئی۔ مکانوں کی دیواروں کے ساتھ پیشاب کر دیتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ کیا حرج۔ مرے ہوئے چوہے گھروں سے نکالکر گلیوں میں پھینک دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چلو صفائی ہوئی۔ غلیظ اور گندے کپڑے راستوں میں اُٹھا پھینکتے ہیں۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ کسقدر بری باتیں ہیں۔ مگر افسوس کہ لوگ نہیں سوچتے۔ (۲۲) قصابوں۔ موچیوں۔ رنگریزوں اور ایسا ہی چمڑے کا کام کرنیوالوں کی دوکانوں سے اِن ایام وباء میں ضرور دُور رہنا چاہیئے۔ اسی میں احتیاط ہے۔ (۲۳) وبائی مریض کے پاس سوائے معالج اور تیماردار کے دیگر تندرست اشخاص کو ہرگز نہیں جانا چاہیئے۔ اور اگر بمجبوری جانا ہی پڑے تو خالی معدہ ہرگز نہ جائیں۔ بلکہ کچھ کھا کر۔ اور مریض کے پاس چند منٹ سے زیادہ نہ ٹھیریں۔ (۲۴) چونکہ پہاڑوں۔ کھُلے میدانوں اور کنارہ سمندر کی ہوا بہت صاف ہوتی ہے اسلئے سیر و تفریح کے لئے ایام وباء میں ضرور ایسے پُر فضا و خوش ہوا مقامات میں چلے جانا چاہیئے۔ (۲۵) جہاں جھاڑو دیا جا رہا ہو یا سامان یا کپڑے صاف کیئے جا رہے ہوں۔ وہاں نہ خود ٹھیرو اور نہ اوروں کو ٹھیرنے دو۔ وگرنہ اُڑتی ہوئی گرد جب سانس کے ساتھ مل کر اندر داخل ہو گی۔ تو بیمار ہو جاؤ گے۔ سکولوں بگھیوں۔ سٹیشنوں۔ گاڑیوں جلسوں اور بازاروں میں ہر شخص اِس غلطی کا ارتکاب کرتا ہے۔ (۲۶) وباء کے دوران میں عوام کو ریلوے سفر حتی الامکان کم کرنیکی تاکید کرنا ضروری ہوتا ہے۔ (۲۷) وباء کے نمودار ہوتے ہی انتظامیہ افسروں کو چاہیئے کہ وہ تمام سکولوں۔ کالجوں۔ تماشہ گاہوں کو کلّا بند کر دیں۔ اور میلوں کے انعقاد کی اجازت نہ دیں مگر چونکہ وباء کے دنوں میں عام افسردگی چھا جاتی ہے۔ اسلئے یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ ہر قسم کی تفریح گاہوں کو بند کر دینے سے لوگوں کے لئے اگر دل لگی کا کوئی ذریعہ باقی نہ رہا تو انکی اداسی خطرناک صورت اختیار تو نہیں کر جائیگی۔ مگر بہرحال وباء کے دنوں میں غیر ضروری اجتماعوں کا نہ ہونا ہی ضروری ہے۔ (۲۸) چونکہ خطوں کے ذریعہ سے بھی وباء پھیلا کرتی ہے اسلئے وباء زدہ علاقوں سے آئے ہوئے خطوط کا کمال احتیاط سے مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور اُن خطوں کو پڑھکر ہاتھ دھو لینا چاہیئے۔ (۲۹) حلوائیوں اور قصابوں سے سودا خریدنے میں محترز رہو۔ کیونکہ مکھیوں کی بھنبھناہٹ انہیں مضر بنا دیتی ہے۔ اور حلوائیوں اور قصابوں کا بھی فرض ہے کہ وہ مکھیوں سے اپنی تمام چیزیں بچائے رکھیں۔ (۳۰) طبیعت میں کسی طرح کی ماندگی اور ضعف نہ ہونے دیں اور اگر ذرا سی بھی طبیعت خراب معلوم ہو تو فی الفور اسکا تدارک کریں۔ (۳۱) اس سنہری قول کو تم کبھی نہ بھولو کہ "حفظِ صحت علاج سے بہتر ہے"۔

اشیاء خوردنی کے متعلق ہدایات

(۱) ایام وباء میں غذائیں طاقتور۔ ہلکی اور زود ہضم کھانی چاہیئیں۔ کچّا۔ گلا سڑا پھل اور باسی کھانا ہرگز نہ کھانا چاہیئے۔ غذا خوشنما۔ خوش ذائقہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور خوب پکی ہوئی ہو۔ (۲) پکا ہؤا کھانا اور تیز ترکاریاں۔ فروٹ اور اشیاء خوردنی زمین پر نہ رکھنی چاہئیں اور نہ ہی ننگی۔ بلکہ خوب ڈھانک کر اونچی جگہ رکھو۔ (۳) بازاری اشیاء۔ اچار چٹنی وغیرہ مٹھائیاں ان ایام میں مت کھاؤ۔ کیونکہ دوکاندار برتنوں کے مُنہ کھلے رکھتے ہیں۔ اور پُرانی چیزیں بیچتے ہیں خواہ خراب ہی کیوں نہ ہوں۔ (۴) یہ چیزیں ہرگز استعمال نہ کریں ثقیل چیزیں۔ زیادہ تُرش اشیاء۔ تیل کی بنی ہوئی چیزیں۔ خام پھل۔ سڑے ہوئے پھل وغیرہ اشیاء جو نقصان رساں ہیں۔ اسی طرح ثقیل اشیاء مثلاً پکوڑے۔ دہی بڑے پوڑے پراٹھے وغیرہ بھی وبائی ایام میں نہیں کھانے چاہئیں۔ اسی طرح حلوا پوری کچوری نان وغیرہ سے بھی پرہیز اولیٰ ہے۔ (۵) اناج۔ آٹا۔ دال وغیرہ ڈھک کر ایسی احتیاط سے رکھو کہ چوہے وہاں نہ جا سکیں اور ہفتہ میں ایک دو دفعہ دھوپ میں سکھا لیا کریں (۶) اناج جو بازار سے آیا ہو اُسے دو تین گھنٹہ دھوپ میں رکھ کر پھر کھانے کے کام میں لانا چاہیئے (۷) گھن لگے اناج کو ہرگز استعمال نہ کریں (۸) میٹھی چیزیں کم اور نمکین زیادہ کھائیں جو اقوام نمک زیادہ کھاتی ہیں۔ اُن پر وبا کم اثر کرتی ہے۔ نمک میں اجرام کو ہلاک کرنے کی طاقت مخفی ہے۔ (۹) پھلوں وغیرہ کو نہایت صاف ٹوکریوں میں رکھنا چاہیئے۔ اور کھانے سے پہلے انکو نمک کے پانی سے دھولینا چاہیئے (۱۰) بہتر ہے کہ باہر جانے سے پہلے کچھ کھا لیا جائے وبائی دنوں میں خالی پیٹ باہر نکلنا درست نہیں ہے۔ مگر ناشتہ کوئی ثقیل چیز ہرگز نہ کھائی جائے۔ (۱۱) ثابت ہؤا ہے کہ اجرام طاعون گھی میں خوب پھیلتے پھولتے ہیں۔ اسلئے گھی کے خریدنے میں بہت کچھ احتیاط درکار ہے۔ (۱۲) ایسے میووں کا استعمال کریں جو تُرش اور مفرح ہوں جیسے سیب۔ بہی۔ انار۔ انگور وغیرہ۔ (۱۳) غذا کے ساتھ سرکہ املی لیموں کا استعمال ضرور رکھیں۔ اچار۔ پیاز۔ چٹنی پودینہ وغیرہ مفید چیزیں ہیں۔ ایسا ہی مرچ سیاہ۔ سونٹھ اور ادرک کا استعمال بھی۔ (۱۴) جو چیز اپنے مزاج کے موافق نہ ہو یعنی کھانے سے تکلیف دیتی ہو اُسے بھی نہیں کھانا چاہیئے۔ (۱۵) کھانا نیم گرم کھانا چاہیئے۔ اور جب کھانا کھائیں۔ تب گرم پانی سے ہاتھ دھو کر کھائیں (۱۶) کھانے پر مکھی نہ بیٹھنے دیں اور نہ ہی کھانے کی کوئی چیز اس طرح کھلی رہے کہ اُس پر مکھیوں کو آنیکا موقع ملے۔ اور نہ ہی اس پر کیڑے مکوڑے چڑھنے پاویں۔ (۱۷) گرمی کے موسم میں کھانے سے پہلے غسل کرنا مفید ہے مگر کھانے کے بعد فوراً غسل کرنا منع ہے کم از کم دو گھنٹے بعد غسل کرنا چاہیئے۔ (۱۸) میلے اور ناصاف برتنوں میں کھانا ہرگز نہیں کھانا چاہیئے۔ بلکہ صاف برتن اور صاف جگہ اور صاف دسترخوان ہو۔ مگر برتن ہمیشہ راکھ سے مانجے جائیں نہ کہ مٹی سے۔ کیونکہ مٹی پر عموماً تھوکا جاتا ہے اسلئے اسمیں مختلف اقسام کے جراثیم کا خوف ہوتا ہے۔ (۱۹) تانبے کے برتن جب بے قلعی کے ہو جاتے ہیں تو ان میں کھانا سخت مضر صحت ہوتا ہے۔ اسلئے بے قلعی کے برتن میں ہرگز کسی کھانے کی شئے کو نہیں رکھنا چاہیئے۔ (۲۰) رات کو مولی۔ ککڑی۔ تُرش دہی کھانا بیماری کو دعوت دیتا ہے (۲۱) کھانا کھانے کے بعد دانتوں میں جو ذرات جمع ہو جائیں اُنہیں دُور کر دیا کرو۔ اور بہتر ہے کہ مسواک روزانہ کرو مسواک نیم کیکر یا پھلاہی کی ہونی چاہیئے۔ (۲۲) کیلا۔ ککڑی اور امرود کھانے کے بعد پانی نہیں پینا چاہیئے۔ (۲۳) میوہ جات نہار مُنہ نہ کھاؤ۔ (۲۴) پھلوں پر پانی پی لینا یقیناً سم قاتل ہے۔ پس کبھی ایسا نہ کرو۔ (۲۵) ایک طبی ضرب المثل ہے "کھا مار کے بھاگ جائے کھا کے سو رہے" دن کو کھانیکے بعد قیلولہ کرنا مناسب ہے۔ (۲۶) ایسا کھانا مٹھائی یا دہی وغیرہ ہرگز نہ کھاؤ جس پر مکھیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیٹھ چکی ہوں۔ (۲۷) گندے ناخنوں اور گندے ہاتھوں کھانا کھانا ضرور بیمار کرتا ہے۔ کیونکہ لمبے چوڑے ناخنوں میں بیشمار جراثیم داخل ہوتے ہیں۔ پس کھانے سے پہلے ناخنوں کو کٹواؤ۔ اور ہاتھوں کو دھوؤ۔ (۲۸) جیساکہ ہر بات میں اعتدال ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ اسی طرح کھانے پینے میں میانہ روی ایک عمدہ معین صحت امر ہے۔ (۲۹) جینے کیلئے کھا۔ کھانے کیلئے نہ جی (۳۰) سریع الہضم غذا کا انتخاب اور کھانے کے اوقات کی۔ پابندی ازبس ضروری چیز ہے۔ بے وقت اور بلا ضابطہ کے نہیں کھانا چاہیئے۔ (۳۱) کھانا کھاتے وقت طبیعت کو خوش و خورم رکھنا چاہیئے کیونکہ رنج و غم اور فکر و تردد کی حالت میں اگر کھانا کھایا جائے تو بخوبی ہضم نہیں ہوتا۔ (۳۲) کھانا بہت پیٹ بھر کر نہیں کھانا چاہیئے بلکہ دو ایک لقموں کی بھوک باقی رکھ کر انسان الگ ہو جائے۔ اس طرح ہاضمہ ٹھیک رہتا ہے۔ (۳۳) کھانے کے درمیان پانی تھوڑا پینا چاہیئے۔ کیونکہ کھانے کے درمیان پانی زیادہ پینے سے معدہ کی رطوبت ہاضم پتلی ہوکر ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے۔ (۳۴) گرم کھانے کے ساتھ سرد پانی تو ہرگز نہیں پینا چاہیئے۔ اس سے گلے پڑ جاتے ہیں اور معدہ خراب ہوتا ہے۔ (۳۵) متواتر ایک ہی قسم کی غذائیں نہیں کھانی چاہیئیں۔ بلکہ بدل بدل کر غذا کھانی چاہیئے۔ (۳۶) لطیف اور ثقیل زود ہضم اور دیر ہضم اغذیہ کو باہم ملا کر کھانے سے بھی ہاضمہ درست نہیں رہتا (۳۷) جب ضدین جمع ہوں یعنی ایسی غذائیں جو باہم ملکر مضر صحت بن جائیں۔ تو انہیں ملا کر نہیں کھانا چاہیئے جیسے دودھ اور مچھلی وغیرہ۔ (۳۸) رات کو سونے سے دو تین گھنٹے پیشتر کھانا کھایا جائے۔ پیٹ بھر کر فوراً سو جانا کئی لحاظ سے مضر صحت ہے (۳۹) کھانا خوب چبا چبا کر کھانا چاہیئے تاکہ جلدی ہضم ہو اور معدہ میں فتور پیدا نہ ہو۔ (۴۰) زیادہ فاقہ کے بعد جبکہ معدہ خالی ہو زیادہ مقدار میں کھانا نہیں کھانا چاہیئے۔ (۴۱) کھانیکے بعد فوراً ہی لکھنا پڑھنا اور دماغی یا جسمی کام کرنے سے صحت میں خلل آجاتا ہے (۴۲) کھانا اسوقت کھانا چاہیئے جبکہ خوب بھوک لگ رہی ہو۔ (۴۳) جب طبیعت پریشان اور کسل مند ہو اسوقت بہت ہلکی غذا اور کم مقدار میں کھاؤ۔ ورنہ زیادہ کھانے سے معدہ پر بوجھ ہوگا اور صحت کیلئے مضر۔ (۴۴) جب تک پہلا کھانا ہضم نہ ہو جائے دوبارہ مت کھاؤ۔ (۴۵) کھانا کھانے کے بعد دونو ہاتھ صاف کر کے آنکھوں پر پھیرتے رہنے سے بینائی تیز ہو جاتی ہے۔ (۴۶) کھانا کھاتے وقت محض کھانے ہی کی طرف خیال رکھنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ نوالہ منہ میں اور نظر کتاب میں (۴۷) انسان کا پیٹ بہت زیادہ کھانے سے بڑھ جاتا ہے جسے توند کہتے ہیں۔ عموماً ایسے لوگ دل کی حرکت اچانک بند ہو جانے سے مر جاتے ہیں۔ (۴۸) ایک قول ہے۔ "اوّل طعام بعدہٗ کلام" پہلے کھانا کھاؤ۔ پھر باتیں کرو۔ کھانا کھاتے وقت باتیں بھی کیئے جانا معیوب امر ہے۔ (فیہ نظر ایڈیٹر)۔ (۴۹) کانسی کے برتن میں رکھا ہوا گھی ۱۰ دن میں زہریلا ہو جاتا ہے اسے خوب یاد رکھو۔ (۵۰) بھوکا سونا بھی ویسے ہی مضر ہے جیسے کھاتے ہی سو جانا۔ (۵۱) پہلی غذا کے فاسد ہونیکے آثار و علامات مثلاً ترش ڈکاریں۔ و سوزش معدہ پائے جانیکے باوجود دوسری غذا پر ہاتھ بڑھانا انتہاء درجہ کی حماقت ہے۔ (۵۲) ہر طعام میں چار پانچ گھنٹے کا وقفہ لازمی امر ہے۔ (۵۳) ٹھونس کر کھانا یا بلا بھوک کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھانا سخت لالچی اور حریص آدمی کا شیوہ ہے۔ (۵۴) پیٹ بھرنے سے پیشتر دسترخوان سے اپنا ہاتھ اٹھا لینا عقلمند آدمی کا طریق ہے۔ (۵۵) کھانے سے پہلے معتدل حرکات اشتہاء کو زیادہ کرتی ہیں اور کھانے کے بعد سیر و خرام ہضم میں آسانی پیدا کرتے ہیں۔ (۵۶) زیادہ مرچ مصالحہ والے طعام حفظِ صحت کی رُو سے سخت مضر ثابت ہوئے ہیں۔ (۵۷) کھانے کے بعد مشاغلِ ذہنیہ یا افعالِ تناسلیہ میں مشغول ہونا نقصان دہ بات ہے (۵۸) دوڑنا۔ یا المبارا ستہ چلنا یا زیادہ زور خرچ کرنیوالا کوئی کام کرنا۔ الحاصل۔ خون کو زیادہ جوش میں لانیوالی تمام حرکاتِ مفرط کے بعد کھانا کھانا یا کھا کر شدید حرکات کرنا بھی مضر ہے۔ کچھ آرام کر کے کھانا کھانا چاہیئے۔ (۵۹) اِس ضرب المثل کو خوب اچھی طرح یاد رکھو۔ کہ "اعتدال سے کھاؤ۔ حکیم کو چُھٹکاؤ"

اشیاءِ نوشیدنی کے متعلق ہدایات

(۱) زیادہ خوف کی حالت میں اگر پانی کو جوش دیکر اور ٹھنڈا کرکے پیویں تو نہایت اچھا ہے۔ کیونکہ جرمز اگر ہوں تو ہلاک ہوجاتے ہیں۔ اس صورت میں نیچے کا پاؤ ڈیڑھ پاؤ پانی ضرور پھینک دینا چاہیئے۔ ایسا ہی دودھ کے متعلق احتیاط رہے۔ کچا دودھ تو کسی صورت میں نہیں پینا چاہیئے۔ (۲) اُس محلّے کے کوئیں سے پانی نہ منگواؤ۔ جہاں وبا پھیلی ہوئی ہو۔ (۳) پانی کے برتنوں کو بہت اونچا یعنی گھڑونجے پر رکھا کرو۔ (۴) گھڑوں کو روزانہ اندر کی طرف سے مصفّٰی کرنا چاہیئے کیونکہ مَیل و کچیل اندر جمی رہتی ہے۔ اسی طرح پینے کا گلاس بھی نہایت چمکیلا اور مصفّٰی ہو۔ (۵) پانی کو ہمیشہ ڈھانک کر رکھنا چاہیئے۔ کبھی گھڑوں کا مُنہ کھلا نہ رہے۔ (۶) پانی کے متعلق خیال رکھو۔ کہ :-

ا۔ اُس میں کسی قسم کی بُو نہ ہو۔ ب۔ وہ بے رنگت ہو۔ البتہ اگر گہرا پانی ہو اور اُسکی رنگت نیلگوں ہو تو مضائقہ نہیں ج۔ نہ اُسکی سطح پر کوئی چیز تیرتی ہو۔ نہ اُسکے درمیان کسی قسم کی کثافت کے ذرات معلّق ہوں اور نہ ہی اسکو ٹھیرانے سے اُسکے نیچے کسی قسم کی دُرد تہ نشین ہو۔

(۷) پانی خوش ذائقہ اور صاف سُتھرا ہو۔ اگر تلخ یا نمکین ہو تو سمجھو کہ وہ پانی کثیف ہے۔ (۸) جھیل، جوہڑ یا عام تالاب کا پانی ہرگز نہیں پینا چاہیئے۔ (۹) جس کوئیں سے پانی لایا جاتا ہو۔ اُسکی مُنڈیر سطحِ زمین سے خاصی اونچی ہونی چاہیئے تاکہ کسی قسم کی کثافت ہوا سے اُڑکر کوئیں میں نہ جاگرتی ہو۔ (۱۰) یہ بھی خیال رکھا جائے کہ اُس کوئیں کے اردگرد پانچ فٹ تک زمین ڈھلوان ہو جسپر پختہ فرش ہو اور ایک پختہ نالی ہو جسکی راہ سے سارا زائد از حاجت پانی دُور چلا جاتا ہو۔ (۱۱) یہ بھی خیال رہے کہ اُس کوئیں کا پانی بالکل صاف ہو اور اُس میں پتے یا اور کوئی نباتات پڑکر سڑتی گلتی نہ ہو۔ (۱۲) یہ بھی خیال رہے کہ اُس کوئیں کے قریب زمین میں کوئی نشیب یا گڑھا یا کوئی گندی نالی یا کسی قسم کی غلاظت و کثافت نہ ہو۔ کیونکہ غلیظ تالاب یا بدرو یا گڑھے جن میں پانی بھرا رہتا ہو اُنکے قریب جو کوئیں ہو خواہ پختہ ہی کیوں نہ ہو۔ اُس کا پانی پینے کے نا قابل و مضر صحت ہوتا ہے۔ (۱۳) یہ بھی خیال رہے کہ اُس کوئیں پر کوئی درخت وغیرہ نہ ہوں۔ (۱۴) یہ بھی خیال رہے کہ اُس کوئیں کو سال بھر میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظر آئیں۔ اور مر جائیں۔ تو جان لو کہ بہت بڑا قہر الٰہی نازل ہونیوالا ہے۔ اُسوقت لوگوں کو چاہیئے کہ فوراً اپنے مکانات کو چھوڑ کر باہر میدانوں یا جنگلوں میں چلے جائیں۔ اور وہیں بود و باش اختیار کریں۔"

اسی طرح ویدک طب کی مشہور و مستند کتاب "چرک" میں بھی جسکی تصنیف کو آج ہزارہا برس گذرے۔ اس بیماری کا ذکر آیا ہے اور لکھا ہے:

"یہ ایک قسم کے پھوڑے ہیں۔ جو بغل، ران اور گردن میں نمودار ہو جاتے ہیں وہاں بہت سخت درد ہوتا ہے اور شدت کا بخار بھی ہو جاتا ہے۔"

مقدسہ کتب میں بعض نہایت ہی شدید قسم کی وباؤں کا ذکر موجود ہے۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ زمانۂ تحریر بائیبل سے پیشتر یہ مرض دنیا میں پیدا ہو اُٹھا اور اسکے علاوہ اہل چین کو بھی ہزارہا سال قبل ولادت مسیحؑ اس مرض کے حالات معلوم تھے۔

ان مختصر تشریحات کے بعد

طاعون کی تاریخ

تاریخی لحاظ سے ہمیں پتہ چلتا ہے (ا) حضرت مسیحؑ سے قریباً ۲۲۲۹ برس قبل یہ وبا آئی تھی اور یہ زمانہ وہ تھا کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کے پوتے نے شہر نینوہ بسایا تھا۔ (ب) پھر دو ہزار برس قبل مسیحؑ بھی اس وباء کے دوبارہ آنیکا پتہ چلتا ہے۔ اور یہ زمانہ وہ تھا کہ جب آسٹریا، مصر اور چین والے انتظام کی درستی کے واسطے آئین مرتب کر چکے تھے۔ ایک مشہور پرانی قوم چالڈین، جو قدیم زمانے میں علم نجوم میں کسی قدر دسترس رکھتی تھی اس وباء سے ہراساں رہتی تھی (ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی بنی اسرائیل کو اس مہلک بلا سے ڈرایا۔ اور حضرت موسیٰؑ کے احکام کی خلاف ورزی میں جبکہ فرعون نے اور اسکی اتباع میں بنی اسرائیل نے کی۔ جو دہشتناک اور عام موت ظہور میں آئی تھی۔ وہ یہی بلاء طاعون تھی۔ (د) ہومر جو ایک معروف مورخ ہے اُس نے اپنی تصنیف میں ۱۲۸۵ قبل مسیحؑ اس وبا کا تذکرہ کیا ہے اور وہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ اُس زمانہ کے لوگ اسے دیوتاؤں اور سیارگان کی طرف منسوب کرتے تھے۔ (س) شہر روما میں بزمانہ رومیولس ۷۵۲ قبل مسیحؑ یہ وبا تین مرتبہ ایسی شدت سے آئی کہ تمام شہر برباد ہو گیا۔ بعد ازاں ۷۱۶ قبل مسیحؑ بعہد نوما پیمپولیوس ایک بار پھر یہ وبا آئی۔ بلکہ ہر پندرہ بیس سال کے بعد یہ مرض پیدا ہوتا رہا۔ اشورین قوم کا لشکر تک اس نے خاک میں ملا دیا۔ اس موقع پر یہ بار قہر الٰہی یقین کی گئی۔ (ش) ۱۷۰ برس قبل مسیحؑ یہ وبا بیت المقدس پر ایسی آئی۔ کہ اس شہر کا کثیر حصہ برباد ہو گیا۔ اور مخالفوں نے اس موقع کو غنیمت جان کر اسے فتح کرنیکی پوری کوشش کی۔ مگر بباعث خوف وبا اسمیں اندر جانے کی جرأت پیدا نہ ہوئی (ص) یونانیوں نے جو عرصہ دراز تک علم و ہنر کے شیدا اور فضل و کمال کے جویاں رہے ہیں سب سے پہلے اس مرض کا حال احاطۂ تحریر میں مقید کیا ہے۔ چنانچہ سن مسیحی سے ۴۳۰ برس قبل جب شہر ایتھنز پر جسے مورخین عرب مدینۃ الحکماء کہتے ہیں حملۂ ثانی کیا گیا۔ تو اُسوقت کے نامور مصنف تھیوسی ڈیڈیز نے اس امر کا حال اس طور پر لکھا ہے کہ ساکنانِ ایٹیکا مرض کے خوف سے اپنے گھروں اور مال و املاک کو خیرباد کہکر اور دیگر مملوکات کو اہل اسپارٹا کے رحم پر چھوڑ کر شہر ایتھنز کی چار دیواری کے اندر چلے آئے۔ شہر مذکور حفظِ صحت کے لحاظ سے کچھ قابل اطمینان نہ تھا۔ تاہم اژدحام عام اور انبوہ خلائق سے یہ عالم ہو گیا کہ ایک ایک گھر میں کئی کئی خاندان گذارہ کرنے لگے۔ کمرے آدمیوں سے اس طرح بھر گئے جیسے روئی سے مکان کو بھر دیا جائے۔ اور یہ حالت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲ بار ضرور صاف کرایا جاتا ہو اور تہ کی گاد اور مٹی کو نکلوایا جاتا ہو۔ (۱۵) یہ بھی خیال رہے کہ مویشیوں کو پانی پلانے کیلئے چہ بچے یا حوض کوئیں سے کسی قدر فاصلے پر ہوں کہ تا اُنکی کثافت کوئیں کو کثیف نہ کرے۔ (۱۶) یہ بھی خیال رہے کہ پانی نکالنے کیلئے ڈول اور رسیاں صاف ہوں۔ (۱۷) یہ بھی خیال رہے کہ چاہِ نوشیدنی کے قریب سو سو فٹ تک میلے کے ڈھیر اور قبرستان نہ ہوں۔ (۱۸) اس امر کا بھی ضرور خیال رہے کہ پانی پینے کے کوؤں پر چڑھکر لوگ غسل نہ کیا کریں۔ کہ اس طرح بدن کا میل کوؤں میں گِر کر پانی کو خراب کردیگا۔ (۱۹) جو کوئیں درختوں کے نیچے ہوں انہیں ضرور ڈھکا رکھنا چاہیئے ورنہ وہ شاخیں جن سے پتے اُس میں گرتے ہوں ضرور چھٹوا دینی چاہئیں۔ (۲۰) بہتر ہو اگر کوؤں کے موہنوں کو لکڑی کے تختوں کی چھت سے ڈھک دیا جائے۔ اور صرف ہوا کی آمد و رفت یا پانی نکالنے کیلئے ایک کھڑکی نکلی ہو جسے پانی نکالکر پھیر بند کر دیا جائے۔ اسطرح بلی۔ مرغی۔ چھپکلی۔ چوہا۔ سانپ۔ کُتّا۔ اندر نہیں گر سکینگے۔ اور پانی گندلا نہ ہوگا۔ مگر کوئیں کو ایسا ہرگز بند نہ کیا جائے کہ پانی ہی نہ نکالا جاسکے۔ پانی نکالو اور خوب نکالو۔ مگر کثافت سے اسے بچاؤ۔ (۲۱) کوؤں میں پرمنگنیٹ آف پوٹاس ڈالکر اُسکے پانی کو کیڑوں اور غلاظتوں سے صاف کیا کرو۔ (۲۲) کہا جاتا ہے کہ ان ایام میں سوڈا واٹر نہیں پینا چاہیئے کیونکہ عموماً دوکاندار ایسے پانی سے سوڈا طیار کرتے ہیں۔ جو بالعموم گندا اور بلا فلٹر کیئے ہوتا ہے۔ پس احتیاط اسی میں ہے کہ عام دوکاندارں کا لیمونیڈ سوڈا استعمال نہ کیا جائے۔ (۲۳) دریا کا پانی جو کنکریلی زمین پر سے بہکر آتا ہو مت پیو۔ ایسا ہی کھاری پانی کا پینا نقصان دہ امر ہے۔ (۲۴) از روئے طب مندرجہ ذیل حالتوں میں پانی نہیں پینا چاہیئے :-

ا۔ ہر میوہ کے بعد۔ **ب**۔ کھانے کے بعد۔ **ج**۔ ورزش کے بعد فوراً۔ **د**۔ جماع کے بعد **ھ**۔ سوتے وقت۔ **ن**۔ نہار مُنہ خلو معدہ میں۔ **ی**۔ دوا پی کر۔

(۲۵) جس پانی سے جو تُس پینے پر بُو محسوس ہو اُسے بھی نہیں پینا چاہیئے۔ ایسا ہی وہ دودھ جسے گائے کے تھنوں سے بغیر اُنہیں دھوئے کے نکالا گیا ہو۔ نہیں پینا چاہیئے۔

مریضوں اور تیمار داروں کے متعلق چند ہدایات

(۱) بیمار کی عیادت کو ایسے وقت جانا چاہیئے کہ کسی قسم کی تکان یا کسل نہ ہو (۲) ورزش کرنے کے بعد فوراً یا جس وقت جسم میں گرمی ہو بیمار کے پاس نہیں جانا چاہیئے۔ کیونکہ ایسی حالت میں مرض کے قبول کرنیکے لئے جسم میں استعداد ہوتی ہے۔ (۳) صبح کے وقت بیمار کے کمرہ کے کُھلتے ہی اُسکے اندر نہیں جانا چاہیئے۔ (۴) جس آدمی کے ہاتھ یا پاؤں یا کہیں جسم پر خراش ہو یا زخم ہو یا جو کمزور دل ہو اُسکو تیمار دار مقرر نہیں کرنا چاہیئے۔ (۵) تیمار داری کیلئے وہ لوگ ہوں جنکی صحت نہایت اچھی ہو۔ (۶) بیمار کے پاس جاؤ۔ تو دروازہ یا کھڑکی کے پاس بیٹھو۔ اور جسقدر ممکن ہو سکے اُسکے سانس کی ہوا سے تم بچنے کی کوشش کرو۔ (۷) تیمار دار کیلئے واجب ہے کہ وہ تمام طریق حفاظت کام میں لاکر بیٹھے۔ کُہنی اور پنڈلی تک نیم یا بکائن کا تیل ملے۔ جرابیں پہنے۔ کپڑے اُجلے اور صاف رکھے۔ غسل ہر مرتبہ کرے متعلقہ جراثیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ویسے ہاتھ پاؤں دھوئے۔ اُس کا بچا کھچا کھانا نہ تو آپ کھائے اور نہ ہی کسی اور حیوان کو کھانے دے۔ اور کبھی بھی طریق حفاظت کے بجالانے میں کوتاہی نہ کرے۔ (۸) تیماردار کو اگر سردرد۔ جسم کا بھاری پن طبیعت کی پژمردگی وغیرہ علامات ظاہر ہوں تو فوراً اُس جگہ سے علیحدہ ہو جائے۔ اور اپنا علاج شروع کرا دے۔ کیونکہ یہ علامتیں خطرناک ہیں۔ (۹) عیادت کرنیوالے اصحاب جب بیمار کے پاس سے عیادت کر کے آئیں۔ تو ضرور غسل کریں۔ اور تبدیلیٔ لباس کریں۔ (۱۰) چونکہ خطوط اور اخبار و کتب وغیرہ سے بھی متعدی مرض دوسرے تندرست شخص کو لگ جایا کرتی ہے اسلئے تیمارداروں کا فرض ہے۔ نیز مریض کے رشتہ داروں کا۔ کہ وہ مریض کو اپنے دورانِ مرض میں کسی کو خط وغیرہ نہ لکھنے دیں اور ایسا ہی کوئی اخبار یا کتاب جو مریض کے ہاتھ میں جا چکی ہو بغیر اچھی طرح دافع عفونت طریق سے صاف کیئے کسی تندرست شخص کو بالکل نہ دیں۔ نیز ایسے مریض بچوں کے کھلونے وغیرہ بھی بخوبی صاف و پاک کیئے دیگر تندرست بچوں کے ہاتھوں میں نہ دینے چاہئیں۔ (۱۱) مریض کے استعمال کردہ پارچات کو بغیر مصفّا کیئے کسی مفلس یا بھنگی کو دینا بیماری پھیلانے میں مدد کرنا ہے براہِ مہربانی ایسا نہ کیجے۔ (۱۲) تیماردار کو چاہیئے کہ وہ مریض کے پاس جب بیٹھے تو کافور یا کوئی عطر اپنے پاس رکھے۔ اور یوکلپٹس آئل میں بھگو یا ہوا رومال اپنی ناک کے سامنے (۱۳) تیماردار کو چاہیئے کہ اگر مریض کے کسی فضلے کو۔ پسینے کو یا اُس کے گندے کپڑوں کو ہاتھ لگ جائے۔ تو فی الفور تیز اور گرم پانی سے اچھی طرح اپنے ہاتھوں کو مانج لے۔ (۱۴) تیماردار کو واجب ہے کہ بیمار کی طرح خدمت اور ہمدردی کرے۔ اور خیال رکھے کہ مریض کا دل بہت نازک ہوتا ہے اُسے کوئی صدمہ نہ پہنچنے پائے۔ (۱۵) بیمار کے پاس شور نہ ہونے دو۔ اور اسکی دلداری بہت کرو۔ شور و غل سے بیمار کی طبیعت پریشان ہوتی ہے۔ اُس سے کلام کرو تو اس طرح کہ وہ خوش ہو جائے اور اُسکا دل بڑھانیکی بہت کوشش کرو۔ (۱۶) بیمار کو حرکت بیجا سے روکو۔ کیونکہ گاہے ایسا مریض زیادہ حرکت سے نازک حالت میں ہو جاتا ہے۔ (۱۷) بیمار کے پاس جاؤ۔ تو ناشتہ کر کے جاؤ۔ خالی پیٹ جانا خطرناک ہوتا ہے۔ (۱۸) بیمار کی خدمت کیلئے ضرورت سے زیادہ آدمی نہیں ہونے چاہئیں بہتر ہے کہ دو چار آدمی اُسکی خدمت اور تیمارداری کیلئے مخصوص کر دیئے جائیں۔ (۱۹) بیمار کے پہننے کا کپڑا جو میلا ہو جائے اُسے ہر روز کھولتے ہوئے پانی سے دھو ڈالا کریں۔ اور ایسا ہرگز نہ کریں کہ اُسے لپیٹ کر کسی اور جگہ کپڑوں میں ملا کر رکھدیں اور عرصہ بعد دھوئیں۔ (۲۰) بیمار کا ایک بستر اور چارپائی اور برتن مخصوص کر دیئے جائیں۔ یہ نہیں کہ ایک لحاف ایک رات مریض پر ہو اور دوسری رات تندرست پر۔ (۲۱) بیمار کے کپڑوں کو کسی تالاب یا چاہ کے نزدیک یا ایسے رواں پانی کے قریب کہ جس کا پانی لوگوں کے پینے کے کام آتا ہو ہرگز نہ دھوئیں۔ (۲۲) مریض کو بالکل الگ۔ بالاخانہ پر۔ ہوادار اور روشن کمرہ میں جگہ دو۔ اور اُسکے کمرہ کی ہر گھڑی صفائی رکھو۔ تنگ اور تاریک مکانات میں ایک سیکنڈ کیلئے بھی نہ رہنے دو۔ (۲۳) بیمار کیلئے جن برتنوں میں کھانا پکائیں بالکل صاف ستھرے ہوں اور اُنہیں روزانہ کھولتے ہوئے پانی میں دھویا جاتا ہو۔ اور بیمار کے کمرہ میں کسی قسم کی کھانے پینے کی چیزیں نہ رکھی جائیں (۲۴) مریض کے بول و براز پر مکھی نہ بیٹھنے دو۔ (۲۵) تمام طبیب اِس امر کی تاکید کرتے ہیں کہ مریض کے گرد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوشبودار پھول اور سرد پانی کثرت کے ساتھ رکھا جائے۔ تاکہ مکان کی ہوا کے ساتھ ان چیزوں کا بھی اثر مل جائے اور سانس کے ساتھ مریض کے جسم میں جائے۔ (۲۶) مریض کے کمرہ میں رات کو سونا سخت مضر صحت چیز ہے۔ (۲۷) مریض کی دلداری میں اس امر کا بھی دخل ہے کہ مریض تم سے بات چیت کر رہا ہو۔ تو اسوقت تم کو کھڑے نہیں رہنا چاہیئے بلکہ بیٹھ جانا چاہیئے۔ (۲۸) ایسی جگہ پر نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ جہاں مریض تمہیں دیکھ نہ سکے۔ اس طرح اُسے تکلیف محسوس ہوگی۔ (۲۹) مریض کو یہ ہرگز نہیں کہنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی بات کو دہرائے بلکہ فوراً اُس کی بات سُننے کے لئے متوجہ ہو جانا چاہیئے۔ (۳۰) خیال رکھو کہ مریض بے احتیاطی سے نہ تھوکے ورنہ زیادہ مرض اس طرح پھیلے گی۔ (۳۱) مریض کی کسی مستعمل چیز کو کھانے پینے یا پہننے کی چیز کو کوئی تندرست اپنے استعمال میں نہ لائے ورنہ استعمال کرنیوالے کو سخت نقصان لاحق ہوگا (۳۲) بعض لوگ سخت غلطی کرتے ہیں اور وہ اس طرح کہ جب اُنکا کوئی عزیز بیمار ہو جائے یا بچہ۔ تو وہ قطعاً کسی احتیاط کو عمل میں نہیں لاتے۔ اور کہتے ہیں کہ ہماری محبت گوارا نہیں کرتی کہ ہم اپنی جان کی زیادہ حفاظت کریں وہ بیمار بچوں کا مُنہ چومتے ہیں۔ اُسکی تھوک اپنے کپڑوں سے پونچھ لیتے ہیں۔ اور کوئی خیال نہیں کرتے کہ اسکا کتنا بڑا نقصان لاحق ہوسکتا ہے۔ پس ایسے لوگوں کا بھی فرض ہونا چاہیئے کہ وہ عمل کریں۔ کیونکہ اگر وہ عمل کرنے کے لئے طیار نہیں ہونگے۔ تو پھر صرف ایک عزیز ہی اُنکا بیمار نہیں ہوگا بلکہ سارے عزیز ان امراض کا شکار ہو جائینگے۔ تب بعد میں وہ افسوس کرینگے کہ کاش ہم ایسا نہ کرتے۔ (۳۳) مریض کا علاج لائق ڈاکٹر یا طبیب سے کرواؤ۔ اور صرف دوا ہی نہیں۔ دُعا بھی کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے التجا کرو کہ وہ اُسے صحت عطا فرمائے۔

ادویات حفظِ ماتقدّم طاعون

اب مَیں اُن ادویات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جنکو بالعموم زمانۂ طاعون میں بطورِ حفظِ ماتقدّم استعمال کیا جاتا ہے۔

(۱) از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام:۔ کافور۔ کونین۔ جدوار خالص گولی بناکر یا سفوف کی صورت میں
۲ گرین ۲گرین گرین روزانہ استعمال کرو۔

(۲) حبوبِ جالینوس:۔ یہ وہ جالینوس کی گولیاں ہیں۔ جو اُس نے مصر میں طاعون کیلئے بنائیں۔ اور جو اس مرضِ مُہلک سے بچنے کے لئے عجیب و غریب ثابت ہوئیں:۔ صبر سقوطری عمدہ۔ مرمکی صاف۔ زعفران خالص۔ ہر سہ ادویہ بگلاب دو آتشہ سحق
۷ ماشہ ۲۔ماشہ ۳۔ماشہ
کرکے حبوب بقدر نخود بنائیں اور کھائیں۔

(۳) شربت عجیب النفع:۔ یہ وہ شربت ہے کہ جسے طبری کی روایت کے مطابق اہلِ مصر نے طاعون اور وبائی ایام میں استعمال کیلئے بنایا۔ اور جسے انہوں نے بغائت مفید و مجرب اور عجیب النفع پایا۔

نسخۂ شربت:۔ آب ریباس۔ آب غورہ۔ آب حماض۔ پرانا تیز سرکہ ہر ایک نصف سیر۔ کافور قیصوری ۴۔ماشہ ریوند چینی ۹ ماشہ۔ افتیمون ۹ رتی۔ ترکیب:۔ ہر سہ ادویہ کو ایک پوٹلی میں باندھکر آب ریباس۔ سرکہ وغیرہ میں یہاں تک جوش دیں کہ پوٹلی کی دوائیں بالکل حل ہو جائیں۔ اور پانی بھی تہائی کم ہو جائے۔ پوٹلی نکال لیں۔ اور اُس باقی پانی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فی آدھ سیر میں نصف سیر رُبِّ سیب اور نصف سیر شکر سفید اور ۶ رتی زعفران خالص ملاکر قوام کرکے اُتار لیں۔ اور گلاب یا بید مشک ملاکر برف سے ٹھنڈا کرکے ہر روز کام میں لا دیں۔ اِسے صبح ناشتہ کے بعد پینا چاہیئے۔ تین چار تولہ شربت پانی یا بید مشک ملاکر۔

(۴) شفائے طاعون:۔ ایک خالی بوتل میں پوٹاسیم آیوڈائیڈ ۱۸۰ گرین اور پٹاسیم کلوریٹ ۱۸۰ گرین ہر دو سفوف کی ہوئیں ڈالکر ۵ منٹ تک بوتل کو اچھی طرح سے ہلائیں۔ پھر اس میں خالص ہائیڈرو کلورک ایسڈ تین اونس ڈالکر بوتل کو ایک سرد جگہ میں دس روز تک محفوظ رکھیں۔ بعدہٗ بوتل میں سے سیال جزو کو نتھار کر پھینک دیں۔ اور جو دوا کی قلمیں تہ نشین ہوں انہیں نکال کر وزن کریں۔ پھر انہیں اُنکے وزن سے بیس گنا صاف پانی یعنی آبِ مقطر میں حل کرکے ایک صاف بوتل میں بھر دیں اور اُس پر شفاء طاعون کا لیبل لکھ کر لگا دیں۔

طریق استعمال:۔ بطور حفظِ ماتقدم اِس دوا یعنی شفائے طاعون کی ۵ بوندیں ایک گھونٹ پانی میں ملاکر ہر روز پی لیا کریں۔

(۵) ڈاکٹروں میں حفظِ ماتقدم طاعون کا یہ نسخہ مشہور ہے:۔ کافور۔ کونین سلفاس۔ کاربالک ایسڈ۔ سفوف اپیکاک۔ یہ ایک
½ گرین ۔ ۲ گرین ۔ ¼ گرین ۔ ¼ گرین

گولی کا وزن ہے۔ دن میں دو مرتبہ ہمراہ شیر مادہ گاؤ۔

(۶) زہر مہرہ ایک تولہ کو روح کیوڑہ ½ پاؤ میں کھرل کرکے جذب کراؤ۔ پھر اُسمیں پپیتہ تولہ۔ زرنبی تولہ۔ ابرک سفید تولہ کافور تولہ۔ زعفران کشمیری ۶ ماشہ۔ ورقِ نقرہ ۵۰ عدد۔ طباشیر تولہ۔ ست گلو تولہ۔ ملاکر عرق گلاب یا کیوڑہ میں گولی بقدر نخود بناؤ۔ صبح و شام یک حب ہمراہ عرق گلاب یا گاؤ زبان۔

(۷) جدوار خطائی۔ درونج عقربی۔ کافور۔ گل ارمنی ہر یک تولہ۔ مرسکی صاف۔ زعفران۔ ہر یک ۷ ماشہ۔ آب برگ نیم سبز میں بقدر دانہ مسور گولیاں بناکر صبح و شام کھاؤ۔

(۸) کافور۔ زہر مہرہ خطائی اصلی۔ جدوار خطائی۔ صندل سفید۔ کتیرا۔ دانہ الائچی خورد۔ ست گلو۔ کوٹ پیسکر روح کیوڑہ یا عرق بید مشک
۳ تولہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ
میں خمیر دوا کا کرکے گولی بقدر نخود بناؤ۔ اور گلاب و بید مشک سے استعمال کرو۔

(۹) جدوار۔ کافور۔ زعفران۔ سحق بلیغ کرکے سرکہ کے ہمراہ حبوب بقدر ایک سُرخ بناکر ایک روزانہ کھاؤ۔
۲ تولہ ۲ تولہ ۳ ماشہ

(۱۰) پپیتہ۔ جدوار۔ زہر مہرہ۔ کافور مساوی الوزن لیکر۔ عرق گلاب میں گولی۔ صبح و شام

نوٹ:۔ یہ امر ضرور یاد رکھا جائے کہ یہ تمام ادویات حفظِ ماتقدم طاعون کیلئے ہیں۔ نہ کہ مریض طاعون کیلئے ان میں سے جو مناسب سمجھیں۔ اپنے لئے طیار کرلیں۔

مختلف چٹکلے

(۱) سرد پانی میں سرکہ ملاکر پینا بھی وبا سے محفوظ رکھتا ہے۔ (۲) پیاز کا اچار جو سرکہ میں ڈالا گیا ہو امراض وبائیہ کے زمانہ میں کھانا وبائی ہوا کے مرض کو کھو دیتا ہے۔ (۳) لکھا ہے کہ جو جامن کی چھال ۴ ماشہ بنگالی مرچ ۱ دانہ پانی میں پیسکر روزانہ پیتا رہیگا۔ اسپر طاعون کا اثر خدا کے حکم سے نہ ہوگا۔ (۴) آک کی جڑھ کا خشک چھلکا ایک حصہ میں مرچ سیاہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چار حصہ ملا کر گولیاں بناؤ۔ اور صبح و شام کھاؤ۔ (۵) پپیتہ میں سوراخ کرکے گلے یا کلائی میں لٹکاؤ۔ طاعونی اثرات روکنے میں بفضلہٖ اکسیر ہے۔ (۶) یاقوت کی انگوٹھی پہننا طاعون کے دنوں میں فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ (۷) شربت انار ترش۔ شربت لیموں۔ شربت نارنج۔ عرق گلاب۔ بید مشک۔ کیوڑہ۔ گاؤ زبان۔ انکا فرداً فرداً استعمال وبائی ایام میں مفید ہے۔ (۸) کافور بالخاصہ وبا کے لئے مفید و موثر ہے۔ پس محض اکیلے کافور کا بھی پاس رکھنا اور سونگھنا بہت مفید ہے۔ اسی طرح یوکلپٹس کے آئل میں تر شدہ رومال اپنی ناک کے سامنے رکھنا بھی بہت اچھی تدبیر ہے۔ (۹) اسی طرح ترنج کے چھلکوں کی بُو وبائی ہوا کی مصلح ہے۔ سیب کے چھلکے اور صندل وغیرہ کی بُو بھی بہت مفید ہے۔

سفوفِ عجیب:۔ ذیل کا سفوف بیحد مفید ثابت ہوا ہے۔ حفظِ ماتقدّم طاعون کیلئے اسکا کھاتے رہنا بفضلہٖ اکسیر ہے۔

سنبل	۱۰ ماشہ
درونج عقربی	۱۰ ماشہ
مرمکی	ایک تولہ ۵ ماشہ
صبر سقوطری	۲ تولہ ۱۱ ماشہ
زعفران	ایک تولہ ۵ ماشہ
گل مختوم	۱۰ ماشہ
جدوار	۱۰ ماشہ
کافور	۶ سُرخ

باریک کریں اور ساڑھے تین ماشہ روزانہ کھائیں۔

لخلخہ ۱:۔ کافور۔ صندل سفید۔ دھنیا خشک۔ پیسکر ایک شیشی میں ڈالو۔ اور اُسمیں عرق گلاب ڈالکر کارک سے بند کردو گاہے اسے سونگھتے رہو۔ یہ لخلخہ ہے اور سونگھنے سے جراثیم کو ہلاک کرتا ہے۔

لخلخہ ۲:۔ گل بنفشہ۔ گل گلاب۔ گل نیلوفر۔ صندل سفید۔ کشنیز خشک۔ صندل سُرخ۔ کافور پیسکر عرق کیوڑہ یا بید مشک میں ملا رکھیں۔ اور مختلف اوقات میں سونگھا کریں۔ جب ذرا سی بھی طبیعت خراب ہو اسے فوراً سونگھ لیں۔ دل کو طاقت ہوتی ہے۔ خون صاف رہتا ہے۔ اجرام اگر داخل ہوں تو مر جاتے ہیں۔ اس طرح بھی کر سکتے ہیں کہ رومال اس سے تر کرکے ناک کے سامنے رکھ سکتے ہیں۔

لخلخہ ۳:۔ بورہ صندل سُرخ (تولہ)۔ صندل سفید (تولہ)۔ آب کشنیز تر (۲ تولہ)۔ کافور (تولہ)۔ عرق گلاب (۱۰ تولہ) ملا کر کشادہ دہن شیشہ میں ڈال رکھیں۔ خود بھی سونگھیں اور مریض کو بھی سونگھایا کریں۔

ٹیکہ پلیگ آخری امر یہ کہ ٹیکہ پلیگ بھی جس کا موجد ڈاکٹر ہافکن ہے گو ایک مفید طریقِ حفاظت ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے بطور نشان اسکو ہماری جماعت کیلئے ممنوع قرار دیا ہے۔ اسلئے دنیا کے لوگ حفظِ ماتقدّم کے طریق میں اسکو بھی شمار کریں۔ مگر میں اُسے شمار کرنیکے لئے طیار نہیں ہوں۔ جبکہ ٹیکہ کا اثر کوئی یقینی اثر بھی نہیں۔ ہمیں زیادہ تر قلبی صفائی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور دُعائیں کرنی چاہیئیں کہ خدا اپنے پاس سے ہم تمام کی حفاظت کا سامان پیدا فرمائے۔

خاتمہ میں نے کوشش سے اُن تمام ہدایات کو یکجا جمع کر دیا ہے جنہیں مختلف جگہوں سے میں نے پڑھا یا سنا۔ اب آپ لوگوں کا فرض ہونا چاہیئے کہ ان ہدایات پر نہ صرف خود عمل کریں۔ بلکہ دوسروں کو بھی عمل کیلئے اُبھاریں۔ کیونکہ جب تک سارے اشخاص ان پر عمل کرنے کیلئے طیار نہیں ہونگے۔ تب تک کبھی مکمل فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے ہمیں گھیرے۔ اور اپنے عذابوں سے ہمیں محفوظ رکھے۔ ربّنا اٰمنا فاکتبنا مع الشّٰھدین ؂

خاکسار محمد یعقوب۔ قادیان دارالامان۔ محلہ دارالفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنی پردہ

حوالہ نمبر (۱):- امہات المومنین کا پردہ اپنے گھروں میں ۔

(الف) ینسآء النبی لستن کاحد من النساء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولا معروفا۔ وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ۔

(ترجمہ:- اے نبی کی بی بیو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر پرہیزگاری کرو۔ پس بات کرنے میں نرمی نہ کیا کرو ایسا نہ ہو کہ وہ شخص جس کے دل میں بیماری ہے کوئی طمع کرے۔ اور تم بات کیا کرو نیکی اور بھلائی کی۔ اور اپنے گھروں میں ہی رہا کرو اور اگلے زمانۂ جاہلیت کے سے بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھرو) سورہ احزاب ۔

(ب) یاایھا الذین اٰمنوا لاتدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم .... واذا سألتموھن متاعاً فسئلوھن من وراء حجاب۔ ذالکم اطہر لقلوبکم وقلوبھن ۔ (ترجمہ اے مسلمانو! نبی کے گھر میں بے اجازت داخل نہ ہو .... اور جب تم ان کی بی بیوں سے کوئی چیز مانگنا چاہو تو پردہ کے پیچھے سے مانگا کرو۔ یہ بات بہت پاکیزہ ہے تمہارے دلوں کے لئے اور ان کے دلوں کے لئے) سورہ احزاب ۔ اس آیت کا نام آیت حجاب ہے۔

نوٹ:- یہ دونوں آیتیں صرف امہات المومنین کے پردہ کے بارہ میں ہیں۔

حوالہ نمبر (۲):- گھر سے باہر کا پردہ تمام عورتوں کے لئے ۔

یاایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المومنین یدنین علیھن من جلابیبھن۔ ذالک ادنیٰ ان یعرفن فلا یؤذین ۔ (ترجمہ:- اے نبی کہدو اپنی بیبیوں اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی بی بیوں سے کہ اوڑھ لیں اپنے اوپر بڑی چادریں۔ یہ اس لئے کہ آسانی سے پہچانی جائیں اور ایذا سے بچی رہیں) سورہ احزاب ۔ نوٹ:- یہ آیت تمام عورتوں کے لئے ہے اور گھروں کے باہر جو پردہ کرنا چاہئے اس پر حاوی ہے۔

حوالہ نمبر (۳)، گھروں کے اندر کا پردہ مومنات کا ۔

(الف) قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم۔ ذالک ازکیٰ لھم۔ ان اللہ خبیر بما یصنعون۔ وقل للمومنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او اٰبآئھن او اٰبآء بعولتھن او ابنآئھن او ابنآء بعولتھن۔ او اخوانھن او بنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخوانھن او بنی اخواتھن او نسآئھن او ما ملکت ایمانھن او التابعین غیر اولی الاربة من الرجال او الطفل الذین لم یظھروا علیٰ عورات النسآء۔ ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن۔ (ترجمہ:۔ اے رسول! مسلمان مردوں سے کہدو کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ بہت پاکیزہ بات ہے انکے لئے۔ یقیناً اللہ ان کے اعمال سے خبردار ہے۔ اور کہدو مسلمان عورتوں سے کہ وہ بھی نیچی رکھیں اپنی آنکھیں اور حفاظت کریں اپنی شرم گاہوں کی۔ اور نہ ظاہر کریں زینت اپنی سوائے اسکے جو مجبوراً ظاہر ہے۔ اور اپنی اوڑھنیوں کی بکل مار لیں اپنے گریبانوں پر اور نہ ظاہر کریں سنگار اپنا سوائے اپنے خاوندوں۔ اپنے باپوں۔ اپنے خسروں اپنے سگے یا سوتیلے بیٹوں۔ اپنے بھائیوں۔ بھتیجوں۔ بھانجوں یا اپنی عورتوں کے سامنے۔ یا جو غلام ہیں ان کے۔ یا ایسے نوکر یا کمین لوگ مردوں اور لڑکوں میں سے جو عورتوں کی چھپی باتوں سے واقف نہیں ہیں (یعنی نابالغ یا پیر فرتوت) اور نہ ماریں اپنے پیروں کو زمین پر اس طرح کہ انکے چھپے ہوئے زیور جھنکار کریں) سورہ نور ؛

(ب) والقواعد من النسآء التی لا یرجون نکاحاً فلیس علیھن جناح ان یضعن ثیابھن غیر متبرجٰت بزینة۔ وان یستعففن خیر لھن۔ (ترجمہ:۔ اور بیٹھ رہنے والی عورتوں میں سے جو نہیں امید رکھتیں نکاح کی (یعنی جو بڑھیا ہو گئی ہیں) پس نہیں ان پر گناہ کہ اُتار رکھیں اپنے کپڑے نہ نمائش کرنے والی ہوں سنگار کی۔ اور اگر اس سے بھی بچیں تو انکے لئے اچھا ہے) سورہ نور ؛

نوٹ:۔ یہ آیات سوائے امہات المومنین کے باقی تمام مومنات کے اپنے گھروں کے اندر کے پردہ کے متعلق ہیں۔ باہر کیلئے نہیں۔

حوالہ نمبر (۴) اپنے اپنے گھروں کے اندر کا پردہ ؛

یاایھا الذین اٰمنوا لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلٰث مرات۔ من قبل صلوٰة الفجر وحین تضعون ثیابکم من الظھیرة ومن بعد صلوٰة العشآء ثلٰث عورات لکم۔ (ترجمہ:۔ اے مسلمانو! تم سے تمہارے غلام اور نابالغ بچے بھی تین اوقات میں اندر آنے کی اجازت مانگیں۔ یعنی صبح کی نماز سے پہلے اور جس وقت تم دوپہر کو اپنے کپڑے اُتارتے ہو۔ اور رات کی نماز کے بعد۔ تین وقت تمہارے لئے پردے کے ہیں) سورہ نور ؛ نوٹ:۔ یہ آیت اپنے خاص کمروں میں خاص اوقات کے پردہ کیلئے ہے ؛

یہ وہ کُل آیات ہیں جو پردہ کے متعلق قرآن مجید میں آئی ہیں۔ اور میں نے انکو شروع میں ہی یکجائی طور پر اس لئے لکھ دیا ہے کہ ایک نظر سے آپ پردہ کی تمام حقیقت کو معلوم کر لیں۔ اور پیشتر اسکے کہ میں اس مضمون کو بیان کروں آپ خود اسکی اصل پر حاوی ہو جاویں اور پھر مضمون کے متعلق صحیح یا غلط ہونے کی رائے قائم کر سکیں۔ ان حوالوں کو میں نے چار ہیڈنگ کے ماتحت اس لئے لکھا ہے کہ قرآن مجید میں چار قسم کے پردوں کا ذکر ہے اور ہر ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف لوگوں یا مختلف حالات کے ماتحت ہے۔ لوگوں نے اس مسئلہ میں ایک غلطی یہ بھی کھائی ہے کہ ان مختلف حالات کو ملا دیا ہے بلکہ گڈمڈ کر دیا ہے اور اس لئے انکو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچا ہے۔ پس ہمیشہ ان چار قسم کے احکام کو اپنی اپنی جگہ پر سمجھو تو پردہ کے احکام کے سمجھنے اور انپر عمل کرنے میں نہ دقت واقع ہوگی نہ اعتراض۔

ضروری نوٹ:۔ ان سب حوالوں میں حوالہ نمبر (۱) کی آیت ب کا نام "آیت حجاب" ہے اور یہ آیت صرف امہات المومنین کیلئے ہے۔

پردہ کا مطلب

جو فطرتی حجاب عورت کو مرد سے ہوتا ہے اس کے بقا کے لئے شریعت نے پردہ قائم کیا ہے تاکہ فتنوں کا سدباب ہو اور سوسائٹی میں امن قائم ہو۔ عام طور پر پردہ کے دو حصے ہیں۔ ایک شرعی دوسرا رواجی

شرعی اور رواجی پردہ

شرعی پردہ وہ ہے جسے قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے اور اسکی ایک حدبندی کر دی ہے کہ اس سے کم نہ ہو۔ لیکن ملکی یا زمانہ کے حالات کی وجہ سے اسمیں رواج کا دخل بھی ہو گیا ہے یہ رواج حالات کے ماتحت بدلتا رہتا ہے۔ اور سب جھگڑا زیادہ تر اس رواجی حصہ پر ہی ہے۔ اگرچہ یورپ کی تقلید اب شرعی پردہ سے بھی اُلجھنے لگی ہے مگر بہت سے مسلمانوں پر تعجب ہے کہ وہ رواجی پردہ کو ہی دین کا پردہ سمجھتے ہیں حالانکہ مروجہ پردہ خالص اسلامی پردہ نہیں ہے علاوہ رواج کے تشدد کے جو شرعی پردہ پر اضافہ کے طور پر ہے۔

شرعی پردہ میں بھی رواج کو دخل ہے۔

ایک قسم کا رواج وہ بھی ہے جس کی مداخلت کو شرع نے تسلیم کیا ہے چنانچہ آگے چلکر معلوم ہوگا کہ شرعی پردہ میں جلباب اور زینت اور الا ما ظھر منھا کے الفاظ کے معانی ملک اور زمانہ رواج کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں اس لئے ان حالات کے مطابق شرعی پردہ میں بھی تغیر ہوتا رہتا ہے۔ اور اگرچہ مغز پردہ کا ہمیشہ وہی رہیگا مگر اسکے کرنے کے طریق اور زینت کے طریقوں کے تغیر کے ساتھ اس کا بھی بدلتے رہنا اور سوسائٹی کے حالات کے مطابق مختلف مدارج کی عورتوں کا مختلف قسم کا پردہ کرنا یہ ایسی باتیں ہیں کہ عملاً ہمیشہ ایک سی نہیں رہتیں۔

موجودہ معجون مرکب پردہ جو ہندوستان میں رائج ہے اسے بھی دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ملک کے ہر حصہ میں اسکی بابت اختلاف ہے۔ حتیٰ کہ مختلف خاندانوں کے پردہ میں فرق ہے۔ لڑکیوں جوان عورتوں اور بوڑھی عورتوں کے پردہ میں فرق ہے۔ امیروں اور غریبوں کے پردہ میں فرق ہے۔ تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ عورتوں کے پردہ میں فرق ہے۔ اس لئے پردہ کی حقیقت اور اسلامی پردہ کی حدود اور بعض رواجی باتوں کے فوائد اور نقصانات سمجھنے کے لئے مفصل باتیں لکھنے کی ضرورت پیش آئی تاکہ لوگ اصلیت کو سمجھ کر پھر حالات کے ماتحت اسپر حسب مناسب ہو کمی بیشی کر لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوانہ پردہ ایک پردہ ہندوانہ ہے۔ وہ یہ کہ عورتیں اپنے میکے کے گاؤں کے ہر آدمی سے خواہ وہ بدمعاش ہو مُجرم ہو۔ کسی قوم کا ہو کوئی ہو پردہ بالکل نہیں کرتیں۔ اور اپنی سُسرال میں اپنے خاوند اور خُسر جو دونو محرم ہیں ان سے ساری عمر گھونگھٹ مارتی ہیں اور خاوند کے چھوٹے بھائی سے خواہ وہ عورت کا ہم عمر اور جوان ہو۔ نہ صرف پردہ نہیں کرتیں بلکہ نہایت بے تکلّفی سے ہنسی مذاق کرتی رہتی ہیں جو اکثر حدِ شرافت سے گر کر مکروہ حد تک پہنچ جاتا ہے۔

انتقامی پردہ ایک پردہ ہندوستان میں انتقامی پردہ ہوتا ہے وہ یہ کہ شرعاً تو وہ لوگ آپس میں نامحرم ہوتے ہیں مگر چونکہ برادری یا رشتہ داری ہوتی ہے اس لئے ہر اس رشتہ دار کے سامنے انہیں اپنی بی بی کو کرنا پڑتا ہے جو اپنی بی بی کو انکے سامنے کر دے۔ اور جو ایسا نہ کرے اُس سے اپنی بی بی کا بھی پردہ کرایا جاتا ہے۔

پُشت پردہ ایک بیہودہ پردہ جو خصوصاً امرتسر لاہور میں نمایاں طور پر بازاروں میں دیکھا جاتا ہے وہ "پُشت پردہ" ہے یعنی عورتیں بناؤ سنگار کر کے باہر شارع عام پر پھرتی ہیں اور ان کے سر پر ایک بُرقعہ بھی ہوتا ہے مگر وہ صرف پُشت کی طرف سے دکھائی دیتا ہے۔ باقی تین اطراف کو بُرقعہ سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ یہ غالباً بہت چھوٹی عمر میں بُرقعہ پہنا دینے کا نتیجہ ہے۔ چونکہ اس عمر میں لڑکیاں پردہ کی مکلّف نہیں ہوتیں نہ طبیعت میں حجاب ہوتا ہے اس لئے بُرقعہ سر پر رکھ کر بے تکلّف مُنہ کھولے پڑی پھرتی ہیں آخر یہی عادت اتنی راسخ ہو جاتی ہے کہ بڑی عمر میں بھی اسی پر کاربند رہتی ہیں۔

تعزیری پردہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم فرمایا ہے کہ اگر کوئی عورت ایسی بے حیا ہو کہ اس سے اکثر بے شرمی کی باتیں صادر ہوتی ہوں اور وہ سمجھانے سے اپنی اصلاح نہ کرے تو ثبوت کے بعد ایسی عورت کو ساری عمر گھر سے مت نکلنے دو۔ یہی ایسی بے باک عورت کی سزا ہے جو عادتاً بے شرم اور بیحیا ہو مگر تعجب ہے کہ ہمارے ملک میں یہ سزا شریف اور پاکدامن بی بیوں کو دیجاتی ہے اور پھر اس سلوک کے ساتھ فخریہ یہ کہا جاتا ہے کہ شریف عورت کی علامت یہ ہے کہ بیاہ ہو کر خاوند کے گھر آئے تو پھر مر کر لاش ہی اس گھر سے نکلے۔ حالانکہ یہ تو بیحیا اور بدکردار عورتوں کی سزا ہے !!!

اب اِسلامی پردہ کی حدود سُن لیں

(۱)

اُمّہات المومنین کا پردہ اپنے گھروں میں ایک خاص اُمہات المومنین کا پردہ :- وہ یہ کہ اُنکے لئے قرآن میں حکم آگیا تھا کہ کوئی نامحرم شخص ان کے گھروں میں داخل نہ ہو۔ اور انہیں کہا گیا تھا کہ تم اپنے گھروں میں ہی رہو۔ اور بن ٹھن کر یا جاہلیّت کے زمانہ کا سنگار نہ کیا کرو بلکہ اپنی حالت اور لباس سادہ رکھو۔ اور لوگ کسی کام کے لئے یا علم حاصل کرنیکے کو آویں تو دروازہ کے باہر سے ہی آواز دیکر اپنا کام کاج بتا دیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا سودا وغیرہ لے دے لیا کریں۔ یا مسئلہ پوچھ لیا کریں۔ اور مسئلہ کا جواب دینے میں اور ایسی باتیں کرنے میں لجاجت اور نرمی کا لہجہ نہ اختیار کریں بلکہ ایسا جیسے اُستاد کا لب و لہجہ ہوتا ہے دروازہ پر پردہ پڑا ہے۔ اور سوائے اشد ضرورت کے باہر نہ نکلا کریں۔

(۲) باہر نکلنے کے وقت کا پردہ سب کا

دوسرا پردہ باہر نکلنے کا:- یہ سب شریف عورتوں پر حاوی ہے یعنی امہات المومنین پر بھی جب وہ اشد ضرورت کے لئے نکلیں اور عام مومنات کو تو کوئی باہر نکلنے کی شرعی روک ہی نہیں۔ ان کے لئے۔ اس میں یہ ہدایات ہیں کہ جب گھر سے باہر نکلیں تو اپنے گھر کے لباس کے اوپر ایک "بڑی چادر" (جلباب) اوڑھ لیا کریں۔ یہ اس لئے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ شریف عورت آ رہی ہے تو اس کو آسانی سے راستہ پر سے گذر جانے دیں اور ان عورتوں کو تکلیف اور ایذا نہ ہو۔ ایذا نہ ہونے سے ایک تو یہ مراد ہے کہ بھیڑ وغیرہ میں راستہ آسانی سے ملجائے مرد راہ دو اِدھر اُدھر سرک جائیں۔ دوسرے یہ کہ چادر ہونے کی وجہ سے جسم ڈھک کر چہرہ اور زینت چھپ جائیگی تو کوئی نامعقول آدمی نہ انکو تاڑے گا نہ گھور کر دیکھیگا۔ اگر عورت ظاہری زینت اور چہرہ پورے طور پر بالکل کھلا رکھ کر باہر نکلیگی تو شریر اور بدمعاش آدمی اسے تاکیگا۔ اس تاکنے اور گھورنے سے ایک شریف عورت کو سخت روحانی ایذا پہنچتی ہے اور اس کا تدارک ایسے ہی لباس سے ہو سکتا ہے جو اس کے زینت اور حُسن کو چھپا سکے۔

جلباب

باقی یہ کہ "بڑی چادر" سے کیا مراد ہے۔ اس کا فیصلہ رواج پر آ گیا۔ اس زمانہ میں عرب میں سادہ چادر کا رواج تھا۔ چونکہ اس کا سنبھالنا ذرا مشکل تھا اس لئے اس کے بعد اسلامی ممالک میں اسکی جگہ بُرقعہ نے لے لی۔ اب بُرقعے بھی آسانی اور صحت اور موسم کے لحاظ سے طرح طرح کے ہو گئے۔ لیکن ہیں سب جلباب میں داخل۔ اس زمانہ میں اچھا اور آرام دہ بُرقعہ وہ ہے جو کوٹ کی طرح ہو اور پیروں کے قریب تک لمبا ہو اور سر پر ٹوپی مع ایک گردن چھپانے والی جھالر کے ہو۔ تاکہ سر پر سارے بُرقعہ کا بوجھ نہ پڑے اور ہاتھ مقید نہ ہو جائیں۔

بس اب باہر نکلنے کا پردہ شرفا کی عورتوں کا اتنا رہ گیا کہ ایسا بڑا کپڑا اوپر ہو جو خود زینت نہ ہو بلکہ عورت کے حُسن اور زینت کو چھپائے اور ضروریات کے مطابق اُسے ایسا کر لیا جائے کہ ہوا بند نہ ہو۔ دکھائی اچھی طرح دے۔ گراں نہ ہو۔ پیروں میں نہ اُلجھے۔ شریعت کی طرف ایک شرط ہے وہ پوری ہو کر جس طرح کے آرام اور آسائش کی باتیں کوئی اس میں اختراع کر سکتا ہے کرے۔ لوگ اس میں جیبیں تک لگا لیتے ہیں۔ یورپین نومسلمہ کے لئے لمبا کوٹ اور ٹوپی اور ٹوپی میں نقاب لگ کر جلباب بن سکتا ہے۔

(۳) سوئم امہات المومنین کے باقی سب شریف عورتوں کا اپنے گھروں کے اندر پردہ

یہ تیسرا پردہ ہے جو باہر جانے کا نہیں بلکہ گھروں کے اندر رہنے کا ہے اور یہ تمام عورتوں پر حاوی ہے سوائے امہات المومنین کے (امہات المومنین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وباء کیلئے عین موزون و مؤید تھی۔ پس وہ خوب پھیلی۔ ایک اور مؤرخ لکھتا ہے کہ ایتھنز کیلئے یہ حملہ وبائی جنگوں سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوا۔ اور پریکلیس جو بڑا بہادر اور نامور شخص گذرا ہے۔ ان حملہ آوروں کا نہایت جوش سے مقابلہ کرنے پر آمادہ تھا۔ مگر افسوس کہ وباء نے اسکے سارے خیالات کو خاک میں ملا ڈالا۔ اور اُسے بھی ہلاک کرکے تہ خاک سُلا دیا۔ (ط) روفس جو مشہور یونانی طبیب تھا وہ اپنی کتاب میں طاعون کے بارے میں لکھتا ہے کہ حضرت مسیح سے ۳۰۰ برس قبل مصر اور شام میں بہت تیزی کے ساتھ طاعون پھیلا۔ یہاں تک کہ دس لاکھ نفوس اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ (ع) بیان کیا جاتا ہے کہ چوتھی صدی عیسوی میں ملک میواڑ میں یہ وباء پھیلی۔ جس نے موری راجپوتوں کا نشان تک مٹا ڈالا۔ مشہور پرانا شہر پٹن اسی مرض کی وجہ سے اس صدی میں برباد ہو گیا۔ (ف) مشہور مؤرخ گبن نے ایک وباء کا ذکر کیا ہے جو شہنشاہ جسٹینین کے عہدِ حکومت میں واقع ہوئی۔ یہ واقعہ سنہ ۵۴۲ء کا ہے۔ یہ وباء پہلے مصر سے شروع ہوئی پھر افریقہ کے شمالی کنارہ پر پھیلتی ہوئی چلی گئی۔ دوسرے سال یورپ میں پہنچی جو نہایت شدت کے ساتھ پچاس برس تک یورپ میں پھیلی رہی۔ اسی وجہ سے پلیگ کو جسٹینین پلیگ بھی کہتے ہیں۔ (ل) اسی سال یعنی سنہ ۵۴۲ء میں جب قسطنطنیہ میں پہنچی تو روزانہ دس دس ہزار آدمی مرنے لگے۔ (م) سنہ ۵۴۳ء میں اسی طاعون سے اٹلی میں موتیں ہونے لگیں۔ مگر سنہ ۵۶۵ء میں اٹلی کی ایسی تباہی ہوئی کہ آجتک تاریخی دنیا میں یادگار ہے۔ (ن) سنہ ۵۸۰ء میں الگوریا اسکا جولانگاہ رہا۔ (ی) سنہ ۵۹۰ء میں کنارۂ سمندر کے شہروں سے شروع ہو کر ایک طرف تو رُوم کے بڑے بڑے شہروں میں پھیلی۔ اور دوسری جانب مصر سے افریقہ کے کناروں تک اس نے ترقی کی۔

بہر حال اس مختصر خاکہ سے بخوبی پتہ چل سکتا ہے کہ یہ کسقدر پُرانا مرض ہے۔ اور اس نے کس طرح دنیا کے ہر ایک حصہ میں ہلاکت و تباہی برپا کی ہے۔ مجھے اب یہ ضرورت نہیں ہے کہ میں اسکے بعد کی تمام طواعین کی فہرست پیش کروں۔ کیونکہ وہ میرا مقصد نہیں ہے۔ اور اس سے صرف یہی ظاہر کرنا میرا مقصود ہے۔ کہ یہ آج تک لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں جانوں کو ہلاک کر چکا ہے ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو اس نے شدید ضرر پہنچایا۔ اور اس نے دنیا کا کوئی بھی حصہ خالی نہیں چھوڑا۔ بصرہ میں یہ آئی۔ بغداد میں یہ پھیلی عراق پر یہ حملہ آور ہوئی۔ کوفہ کو اس نے تباہ کیا۔ آذربیجان پر اس نے تسلط کیا۔ زمین فارس پر نازل ہوئی۔ ہندوستان میں یہ پھیلی۔ یورپ میں اسکا قدم گیا۔ اٹلی۔ سپین۔ جرمن اور انگلستان کو اس نے تباہ کیا۔ پیرس کو اس نے ویران کیا۔ ماسکو پر اسکا قہر نازل ہوا۔ وینس پر اس نے غضب ڈھایا۔ اور لنڈن بھی مدتوں تک اسی عذاب کا تختۂ مشق بنا رہا۔

طاعون کا ہندوستان میں ظہور

ہمارے ہندوستان میں طاعون کے آنیکا صحیح پتہ سترھویں صدی عیسوی میں ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اسی صدی کے ابتدا یعنی سنہ ۱۶۱۲ء میں اس وباء نے ہندوستان میں اپنا مُہلک اثر پیدا کیا۔ اور آگرے میں کئی سال تک ہزاروں نفوس کو اس نے ہلاک کیا۔ چنانچہ جہانگیر اپنی تزک میں لکھتا ہے کہ آجکل طاعون آگرے میں پھیلا ہُوا ہے۔ ہر روز ایک سو یا کم و بیش آدمی اس کے سبب سے ہلاک ہوتے ہیں۔

اور سنہ ۱۸۹۶ء میں بمبئی سے اس کا ابتدا ہُوا۔ اور لوگوں نے چیخنا اور چلانا شروع کیا۔ مگر آہ کہ کوئی نتیجہ برآمد نہ ہُوا۔ ۵۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لئے اس حکم سے باہر ہیں کہ ان کے لئے الگ احکام بیان ہو چکے ہیں اور ان کے گھر الگ الگ اپنے نجرے کے حملوکہ گھر تھے ان میں کوئی اور شریک نہ تھا نہ کسی کو وہاں آنے اور رہنے کی اجازت تھی) اس پردہ کا حکم یہ ہے کہ چونکہ ہر شخص کے متعلقین یا رشتہ دار اسکے گھر میں آتے رہتے ہیں اور اکثر جگہ لوگ مشترک مکانوں میں رہتے ہیں یا الگ مکان بھی ہو تو اس طرح بنے ہوتے ہیں کہ پوری علیحدگی نصیب نہیں ہو سکتی۔ ایک ہی حویلی کے مختلف حصوں میں مختلف رشتہ دار یا قریبی رہتے ہیں۔ یا کوٹھے پر ایک گھر رہتا ہے اور دوسرا نیچے۔ پھر شہریت کی وجہ سے اکثر ایک دوسرے کے گھروں میں لابدی نظر پڑتی ہے۔ اور غرباء میں تو یہ بات درجۂ کمال کو پہنچی ہوتی ہے یہانتک کہ ایک چھت کے نیچے کئی کئی لوگ گذارہ کرتے ہیں۔ اسی طرح زمیندار طبقہ میں۔ غرض سوائے امراء اور رئیسوں کے ساری دنیا میں خواہ شہر کے لوگ ہوں یا گاؤں کے یہ حالت میسّر نہیں آسکتی کہ ہر میاں بیوی کا بالکل الگ اور باپردہ مکان ہو اور ایسا ہو جہاں کسی کی نظر کسی وقت بھی نہ پڑ سکے۔ یا جس میں کسی کے عزیز اور رشتہ دار یا نوکر کسی وقت بھی نہ آسکیں۔

اس لئے شریعت نے لوگوں کی آسانی کے لئے یہ حکم دیا کہ ایسے حالات میں مرد اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور عورتیں اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور ہر طرح کی بیحیائی سے بچیں کوئی کلام وغیرہ بھی بیحیائی کا نہ کریں جو کسی کے کان میں پہنچے۔ اور عورتوں کو چاہیئے کہ ان حالات میں ہمیشہ دوپٹہ یا اوڑھنی کا اس طرح بُکّل ماریں کہ سر اور سینہ ڈھکے رہیں۔ اور اپنی زینت (سوائے ایسی زینت کے جسے چھپا نہیں سکتیں) سوائے اپنے محرم رشتہ داروں کے کسی اور کے سامنے کھول کر نہ بیٹھیں۔ اور پیروں میں زیور ہوں تو چھنکا چھنکا کر نہ چلیں کہ خواہ مخواہ اس طرف نامحرم مرد کا خیال جائے۔ ہاں اگر کوئی ضعیفہ عورت ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ گھر میں اوڑھنی اس طرح پابندی سے نہ اوڑھے بشرطیکہ اس نے زینت نہ کر رکھی ہو۔ لیکن اگر ضعیفہ بھی احتیاط ہی رکھے تو بہتر ہے بس۔

اب شرعی پردہ کا معاملہ بالکل سادہ ہو گیا۔ دو باتیں رہ گئیں کہ:-

(۱) زینت کیا ہے؟ (۲) اور الا ماظہر منہا سے کیا مراد ہے؟

زینت زینت کہتے ہیں بناؤ سنگار آرائش کو۔ اور وہ دو قسم کی ہے۔ یعنی (۱) ایک تو وہ بیرونی آرائش ہے جو انسان کو سنوارے اور بارونق کرے۔ اس لئے زیورات اور بال جو سنوارے جاتے ہیں۔ چوٹی جس کی بناوٹ اور ساخت میں ہی تکلف ہوتا ہے۔ مہندی۔ پوڈر سرخی جو رخساروں کو مزیّن کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ایسے ہی خاص طور کے دلکش رنگدار بیل بوٹے دار یا گوٹے ٹِلّے کے زرق برق کپڑے۔ تیز خوشبوئیں۔ کلائی کی گھڑی۔ غرض تمام ایسی چیزیں جو بناؤ سنگار اور حُسن کے چمکانے کو عورتیں استعمال کرتی ہیں۔ یہ سب زینت میں داخل ہیں اور ان سب کا ایسے گھروں میں ظاہر اور نمایاں کرنا جہاں ہر وقت نامحرم کی نظر کا احتمال ہو منع ہے۔ سوائے الا ماظہر منہا کے یعنی جنکو چھپایا نہیں جا سکتا مثلاً انہی چیزوں میں سے انگلیوں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگوٹھی یا چھلا یا ہاتھوں کی مہندی ایسی زینت ہے جس کو چھپایا نہیں جا سکتا کیونکہ بغیر ہاتھوں کے باہر رکھے کام نہیں ہو سکتا۔ یا چہرہ۔ یا ایسی چوڑیاں ہاتھوں کی یا پیروں کے آواز نہ دینے والے زیور جو ہمیشہ استعمال میں رہتے ہیں۔ اسی طرح اوڑھنی کا رنگ۔ قد۔ چال۔ آواز۔ (۲) دوسری زینت عورت کے اپنے جسم کی وہ خصوصیات ہیں جن سے خدا تعالیٰ نے کسی عورت کو خاص طور پر ممتاز کیا ہو۔ سر اور سینہ تو ہر عورت کو ڈھانکنا ہی ہے کیونکہ بال اور چھاتی بہر حال عورت کی مخصوص زینت ہیں سوائے ضعیفہ کے۔ سو ان دو چیزوں کو اوڑھنی سے چھپانے کا حکم تو نص سے ثابت ہے۔ مگر انکے سوا خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ ایسی دیتا ہے کہ وہ اسکے لئے خاص اور ممتاز زینت ہوتی ہے کسی کی ناک اسی طرح چہرہ کی نمایاں اور مخصوص زینت ہوتی ہے۔ کسی کا تمام چہرہ حُسن کی کان ہوتا ہے۔ کسی کی گردن جاذبِ نظر اور نہایت خوبصورت ہوتی ہے۔ کسی کا رنگ ایسا سُرخ و سفید اور چمکدار آب و تاب والا ہوتا ہے کہ دیکھنے والے کی نظر کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ کسی کی چال۔ اور کسی کی آواز میں سخت کشش ہوتی ہے۔ غرض خدا تعالیٰ بعض عورتوں کو بعض بعض اعضاء اور خوبصورتیاں ایسی اعلیٰ اور نمایاں اور فتنہ میں ڈالنے والی دیتا ہے کہ وہ ان کے لئے خاص زینت کا حکم رکھتی ہیں۔ مگر یہ سب عورتوں میں نہیں ہوتا۔ خاص خاص میں ہوتا ہے۔ پس جب یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں عورت کے چہرہ کا حُسن زینتِ خاص کی حد تک پہنچ گیا ہے یا اسکے فلاں فلاں اعضاء اس کے حُسن کی زینت ہیں تو انکو وہ عورت خاص طور پر چھپائے سوائے ایسے حالات کے کہ انکا چھپانا اختیار سے باہر ہو۔ مثلاً آواز۔ چال۔ قد۔ ایسی عورت کا ماظھر منھا یہی تین چیزیں ہیں۔ باقی جو اوسط صورت شکل کی عورتیں ہیں وہ صرف اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ زیورات یا بیرونی زینت جیسے ذکر ہو چکا ظاہر نہ کریں۔ اپنے زیور نہ چھنکائیں۔ اور آس پاس رہنے والے مرد بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں اور ہر وقت خدا کا خوف دلوں میں رکھیں۔ تو فتنوں کا باب بند رہیگا۔ بلکہ ایسی زینت نامحرم مرد کو چھوڑ غیر معتبر عورتوں کو بھی نہ دکھائے تاکہ انکی معرفت کوئی فتنہ پیدا نہ ہو۔ اور کوئی شریر عورت اس عورت کے حُسن کا ذکر غیروں میں مشہور نہ کرتی پھرے۔

الا ما ظھر منھا شریعت نے اجازت دی ہے کہ وہ زینت جس کا چھپانا اختیار سے باہر ہو اسے بیشک ظاہر کر دے۔ اس کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ مگر یہ بھی مختلف طبقوں میں مختلف معنی رکھتا ہے۔ مثلاً ایک امیر عورت اپنی کئی ایسی زینتوں کو چھپا سکتی ہے جن کو ایک مزدور عورت ظاہر کرنے پر مجبور ہے ورنہ روٹی کس طرح کما سکے۔ سو اس استثناء کے ماتحت مزدور۔ غریب۔ اور محنتی عورتیں جو اپنے ہاتھ سے کام کرتی ہیں اپنے جسم کے بعض حصے کھلے رکھ سکتی ہیں۔ اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا فتویٰ ہے۔ ایسی عورتوں کو بپاس شرم و حیا اپنے کچھ اعضاء کھولنے ضروری ہیں جو مختلف حالات میں مختلف ہوتے ہیں مثلاً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے کھیت میں کام کرنے کے وقت بعض دفعہ انکو اپنا پاجامہ اونچا کرنا پڑتا ہے۔ یا بعض دوسرے کاموں میں اپنے ہاتھ بازو تک برہنہ کرنے پڑتے ہیں۔ یہی حال مختلف پیشوں کا بھی ہے۔

اسی طرح طبیب کے سامنے بعض حالات میں بہت کچھ پردہ ہٹانا پڑتا ہے۔ پھر ما ظہر منہا کی حدود پر ملک کا رواج۔ سوسائٹی۔ خاندان کی عزت۔ اور عورت کی سوشل پوزیشن کا بھی بہت اثر ہے۔ امیروں کا ما ظہر منہا اور ہے بادشاہوں کا اور غریبوں کا اور۔ اور پیشہ وروں کا اور۔ جوان عورتوں کا اور لڑکیوں کا اور۔ ادھیڑوں کا اور۔ اور بڑھیوں کا اور۔

اس ضمن میں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اپنا کھیت اور اپنی دکان بھی اپنے گھر کے حکم میں ہی ہے۔ یعنی یہ گھروں والا پردہ جیسا اپنے گھر میں رکھا جاتا ہے ویسا ہی اپنی دوکان یا اپنے کھیت میں رکھنا چاہیئے۔ بازار میں سے گذرنے اور شارع عام کا پردہ الگ ہے جو پہلے بیان ہو چکا۔ وہاں خُمر کی جگہ جلباب ضروری ہے تاکہ منہ پر گھونگٹ رہے۔

چوتھا (۴) خاص اوقات کا پردہ، جو بچوں اور نوکروں تک ہے

یہ پردہ گھروں اور مکانوں کا نہیں بلکہ پرائیویٹ کمروں کا ہے اور اس لئے اوپر کے طبقہ کے لوگوں سے اس کا تعلق ہے۔ اسکا حکم یہ ہے کہ دن میں تین وقت میں جب میاں بی بی علیحدہ اپنے پرائیویٹ کمرہ میں ہوں تو اسوقت اپنے بچے اور گھر کے پروردہ بھی بغیر اجازت حاصل کیئے ان کمروں میں داخل نہ ہوں۔ یہ خلوت کے وقت کا پردہ ہے۔ اسپر بیان زیادہ تفصیل سے بیان کرنیکی ضرورت نہیں۔ سمجھدار لوگ اسکی ضرورت کو خود تسلیم کرینگے۔

میرا خیال ہے کہ میں نے شرعی پردہ کا بیان ایسا واضح کر دیا ہے کہ اب ہر شخص اسے سمجھ سکتا ہے اور پھر اپنے حالات کے مطابق اسپر عمل کر سکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص اپنے ایک مکان میں شہر سے باہر رہتا ہے اور وہاں کوئی نامحرم نہیں آتا۔ نہ کسی گھر سے وہاں نظر پڑتی ہے تو کوئی حرج نہیں کہ عورتیں وہاں اپنی زینت اس طرح نہ ڈھانکیں جس طرح بیان ہو چکا۔

پردہ کی فرضیت اگرچہ سب شرعی ذمہ واریوں کی طرح بلوغت سے ہی شروع ہوتی ہے۔ مگر عادت ڈالنے کیلئے لڑکیوں کو ۱۰ سال کی عمر سے یہ احتیاطیں شروع کرائی جائیں تاکہ انکو مشق ہو جائے۔

سات سال کی عمر سے لڑکی میں لڑکی ہونے کا احساس پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اس عمر کے بعد سے اسے غیر لڑکوں میں بہت ملکر نہ کھیلنے دیا جائے۔ پھر ۱۲ سال کی عمر میں وہ نامحرموں سے بے تکلفی چھوڑ دیں۔

اب جبکہ شرعی پردہ معلوم ہو گیا تو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ عورتوں کو صحت کی خاطر سیر کرانا۔ باہر لیجانا۔ پیدل پھرانا اور جنگل میں دوڑنا بھاگنا منع نہیں ہے بلکہ ضروری ہے۔ اور شارع عام سے ہٹکر اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باغات یا ایسی جگہوں میں جہاں غیر لوگ بے تکلف نہ آسکتے ہوں برقعہ یا جلباب اُتار ڈالنے کا کوئی حرج نہیں وہاں صرف وہی پردہ ہو گا جو گھروں کے اندر کا پردہ ہے۔ یعنی خمس والا پردہ۔ اور اگر سب محرم ہی ساتھ ہوں اور مثلاً باغ یا پارک میں غیر آدمی کا آنا منع ہو تو پھر چاہے بے تکلّف ہو کر اوڑھنیاں بھی اُتار دیں یا زیور بھی جھنکاتی پھریں یا اپنی زینت بھی ظاہر کریں تو ہرگز کوئی مضائقہ کی بات نہیں۔

رواج کی سختی توڑدو اس زمانہ میں جبکہ خالص غذائیں ملنی مشکل ہوگئی ہیں اور لوگوں پر غربت بہت طاری ہے۔ گھی دودھ آٹا وغیرہ سب اشیاء ناقص ملتی ہیں تعلیم کا بوجھ دماغ پر زیادہ پڑنے لگا ہے اور دق سل وغیرہ امراض بکثرت مخلوقات کو خصوصاً عورتوں کو ہلاک کیے جاتے ہیں تو صحت کے لئے زیادہ تگ ودو کرنی چاہیئے۔ اور عورتوں اور لڑکیوں کو تازہ ہوا زیادہ بہم پہنچانی چاہیئے۔ چلنا پھرنا ورزش بھاگ دوڑ۔ سورج کی روشنی۔ جنگل کا سبزہ۔ کھیتوں کی ہوا روزانہ یا جہانتک توفیق ہو۔ ان نعمائے الٰہی سے عورتوں کو فائدہ اُٹھانے دو۔ اور رواجی پردہ کے اس حصّہ کو توڑدو۔ جس کی وجہ سے عورتیں گھروں سے باہر سیر یا ورزش کے لئے یا مدرسہ جانے کیلئے نہیں نکل سکتیں۔ یا سفر نہیں کرسکتیں یا زنانہ انجمنوں اور مفید کمیٹیوں میں شامل نہیں ہوسکتیں، یا نمائش سینما اور سرکس نہیں دیکھ سکتیں (تھیٹر عموماً جو اس ملک میں ہوتے ہیں وہ عورتوں کے دیکھنے کے ناقابل ہیں بلکہ ایک حصّہ سینما کا بھی) جب برقع یا جلباب موجود ہے تو تانگہ یا موٹر پر چادریں کسنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ نہ دو دو قدم پر جانے کے لئے ڈولی کی۔ غیر مردوں سے ضرورت کے وقت عورتیں بات چیت کرسکتی ہیں قابل اطمینان اور معزز دوکانوں سے سودا خرید سکتی ہیں۔ (مگر جیسی اس زمانہ میں بکثرت لوگوں کی اخلاقی حالت گری ہوئی ہے یہ ضروری ہے کہ کوئی نہ کوئی مرد اپنا محرم انکے ہمراہ ہو اور سوائے مجبوری کے تنہا نہ نکلیں)

فوری تغیر خطرناک ہے جن علاقوں میں رواجی پردہ سخت قسم کا ہے وہاں یکدم عورتوں کو گھر سے نکال کر اور ایک چادر پہنا کر باہر لئے پھرنا اور ایک فوری تغیر سارے کنبہ میں پیدا کردینا اور انگشت نما ہونا خطرناک ہے۔ ہر چیز جو شرعاً فرض نہ ہو اسے بتدریج چھوڑنا چاہیئے۔ شرع نے پردہ کی حد مقرر کردی ہے مگر یہ نہیں کہا کہ جو اس سے زیادہ پردہ کرے اسے پکڑ کر باہر نکالو۔ اگر اس معاملہ کو بتدریج درست نہ کیا جائیگا بلکہ فوری تغیر پیدا کیا جائیگا۔ تو بعض اخلاقی نقصانات پہنچنے کا احتمال ہے۔ پس ایسے علاقوں میں عورتوں اور اپنے دیگر رشتہ داروں کو شرعی پردہ کی حقیقت سے آگاہ کرو۔ پھر رواج کی سختیاں ان کو سمجھاؤ پھر یہ بتاؤ کہ اس زمانہ میں رواجی حصّہ کی وجہ سے بعض نقصانات عورتوں کی صحت اور تعلیم کو پہنچ رہے ہیں اور انکا نتیجہ خراب ہے پھر آہستہ آہستہ عملی تغیر پیدا کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری جماعت کیلئے تو جو اُسوہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے خود قائم کر دیا ہے وہ کافی ہے۔

غرض خلاصہ شرعی پردہ کا یہ ہے:۔

(أ) باہر نکلنے کا پردہ :۔ یہ سب کے لئے ایک ہی طرح کا ہے۔

(ب) گھروں کے اندر کا پردہ :۔ یہ دو قسم کا ہے اور صرف نامحرموں سے ہے۔

(۱) امہات المومنین کا مخصوص حکم (احزاب)

(۲) دوسری مسلمان عورتوں کا حکم (نور)

(ج) خلوت کے اوقات کا پردہ :۔ یہ اپنے بچوں اور گھر کے خادموں تک سے ہے اور صرف مخصوص اوقات میں ہے۔

اس کے بعد آئندہ مضمون میں انشاء اللہ اس امر کو واضح کرونگا کہ امہات المومنین کا پردہ کیوں دوسری عورتوں سے زیادہ سخت تھا۔ دوسرے یہ کہ شرعی پردہ پر لوگوں کے کیا اعتراض ہیں اور انکا کیا جواب ہے؟ والسّلام محمد اسمٰعیل

ضروری نوٹ :۔ اس مضمون کو دیکھ کر میرے ایک نہایت بزرگ دوست نے کچھ نوٹ میری کاپی پر کر دیئے تھے۔ انکی رائے میرے نزدیک ایسی وقعت رکھتی ہے کہ میں اس کا یہاں درج کر دینا ضروری سمجھتا ہوں:۔ وھو ھذا

نوٹ نمبر (۱) " دجّالی فتنہ بہت پھیل گیا ہے۔ اس زمانہ میں عورتوں کی تعلیم اور صحت کا خیال کر کے اگر پردہ میں احتیاطی پہلو اختیار نہ کیا گیا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مُردہ شود۔ کیونکہ زہریلی آب و ہوا سخت پھیلی ہوئی ہے اور اس زہریلی ہوا میں عورتوں کو علم حاصل کرنے اور عقل اور تربیت کیلئے اگر پھرایا جائے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ تعلیم اور تربیت کرتے کرتے ایمان ہی ہاتھ سے جائے۔ جس تعلیم اور تربیت کی لوگوں کو اس زمانہ میں خواہش ہے وہ پچھلے زمانہ میں نہ تھی۔ باوجود اسکے انہی عورتوں کے پیٹ سے انبیاءؑ اور اولیاء پیدا ہوتے رہے۔ دراصل احمدیوں کو دجّالی فتنہ کا علاج کرنا چاہیئے۔ عورتوں کی ایسی تربیت تو یورپ کی تقلید سے عورتوں کو تعلیم دیتے دیتے اور انکی صحت ٹھیک کرتے کرتے کہیں ایمان ہی ہاتھ سے نہ جائے۔ یورپ کا مقصود دنیا ہے اور احمدی کا مقصد آخرت ہے۔ تریدون عرض الدنیا واللّٰہ یرید الاٰخرۃ "

نوٹ نمبر (۲) " جس کی آواز یا چال یا قد فتنہ میں ڈالنے والی ہیں اسکو بالکل ہی پردہ میں رہنا چاہیئے بشرطیکہ شکل بھی اچھی ہے۔ بقول حضرت خلیفۃ اوّل رضؓ حُسن دنیا میں بہت کم ہے۔ اس لئے ایسی عورتیں دنیا میں بہت کم کوئی کوئی ہوتی ہیں۔ لہٰذا ایسی ایک آدھ کو علم کے فائدوں کے لئے قربان کرنا چاہیئے۔ ایسی عورتیں خدا نے صرف حُسن کے نمونہ کے لئے پیدا کی ہیں "

(م۔م)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تواریخی شذرات

رسم شدھی قدیم نہیں شدھی کی تحریک کو موثر اور کامیاب بنانے کے لئے جہاں ہر قسم کے جائز اور ناجائز وسائل سے کام لیا جا رہا ہے وہاں قدامت پسند ہندوؤں کو بھی اپنا ہمخیال بنانے کے لئے غلط سلط اور فرضی افسانوں کے ذریعے یہ بھی باور کرایا جا رہا ہے کہ شدھی کی تحریک یا رسم نئی نہیں بلکہ زمانہ قدیم سے اس کا رواج چلا آ رہا ہے۔ حالانکہ جس قسم کی اشدھی موجودہ زمانہ میں جائز ٹھیرائی جا رہی ہے اس کا زمانہ ماضی میں نشان تک نہ تھا۔ اگر پہلے زمانہ میں شدھی کا دستور تھا اور ویدک دھرمی غیر مذاہب کے لوگوں کو وید کا پیرو بنانا مذہبًا جائز سمجھتے تھے تو دسویں صدی کے شہرہ آفاق مسلمان محقق البیرونی کو اپنی فاضلانہ تصنیف "کتاب الہند" میں یہ لکھنے کی ہرگز گنجائش نہ ہوتی کہ:۔

"براہمن کھشتریوں کو وید پڑھاتے ہیں۔ کھشتری وید کو پڑھتے تو ہیں مگر اسے کسی دوسرے کو یہاں تک کہ براہمن کو بھی پڑھانے کا اختیار نہیں۔ ویشوں (بنئے تاجروں) اور شودروں کو وید کا تلفظ اور تلاوت تو درکنار۔ اگر ثابت ہو جائے کہ کسی ویش یا شودر نے وید کا تلفظ کیا ہے تو براہمن لوگ اسے پکڑ کر عدالت میں پیش کرتے ہیں جہاں اسکی زبان کاٹ دی جاتی ہے۔" (کتاب الہند کا ہندی ترجمہ جلد ا صـ)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہندوستان میں جسوقت مسلمانوں کی آمد آمد ہوئی اسوقت ہندوؤں میں شدھی کا کوئی رواج نہ تھا۔ کیونکہ اگر اسوقت اس کا دستور ہوتا اور ہندو غیر قوموں کو اپنے میں شامل کرنا جائز سمجھتے تو اس قسم کے بھیانک قانون پر عمل پیرا ہونا چہ معنی؟ جب وہ اپنی ہی جماعت کو مستحق نہیں سمجھتے تھے تو دوسروں کو وید کا پیرو بنانا کس طرح روا رکھ سکتے تھے؟ اور یہ قانون صرف دسویں صدی میں ہی رائج نہ تھا بلکہ آرین قوم کے آغاز سے ہی اس پر عمل ہوتا چلا آیا ہے۔ جیسا کہ منوسمرتی وغیرہ قدیم کتابوں میں اسکا صاف لفظوں میں ذکر موجود ہے۔ جو دلیل ہے اس امر کی کہ غیر اقوام کو ویدک دھرمی بنانا ہندو مذہب میں نہ جائز تھا اور نہ ہے۔

ستی کا رواج ظہور اسلام کہیں پہلے سے تھا مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کے دلوں میں نفرت پیدا کرنے کیلئے پنڈت لیکھرام ایسے کئی متعصبوں نے یہ لکھا اور کہا ہے کہ ستی کا دستور محض مسلمانوں کے ظلم کی وجہ سے ہوا۔ کیونکہ یہ پرائی بہو بیٹیوں کی عصمت ریزی کرتے تھے اسلئے جن عورتوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاوند مر جاتے تھے وہ بیچاری ان کے ساتھ ہی آگ میں جل مرتی تھیں تاکہ ان کی عفت و پاکدامنی پر مسلمان دھبّہ نہ لگا سکیں۔ حالانکہ سفید جھوٹ اور نرا بہتان ہے۔ جو نہ صرف عقلاً غلط بلکہ نقلاً بھی باطل ہے۔ کسقدر لغو دلیل ہے کہ چونکہ مسلمان ہندوؤں کی بہو بیٹیوں کی عصمت ریزی کرتے تھے اس لئے وہ اپنے خاوندوں کے ساتھ ہی جل مرتی تھیں۔ سوچنے کی بات ہے اگر مسلمان واقعی ایسے تھے تو کیا وہ کنواری لڑکیوں کو چھوڑ کر۔ خاوند والیوں کو نظر انداز کر کے صرف بیواؤں پر ہی ہاتھ صاف کرنے کی طاقت رکھتے تھے؟ اگر وہ ظالم تھے عیاش تھے تو انکے لئے اس میں کونسی مشکل تھی کہ کنواریوں اور خاوند والیوں کو بھی دست تصرّف میں لے آتے؟ مگر چونکہ انپر یہ افترا ہے اسلئے عقل بھی اس مردود خیال کو دھکّے دیتی ہے۔ نہ صرف عقل ہی بلکہ تاریخ بھی اسکی تکذیب کرتی ہے۔ جیسا کہ ذیل کے بیان سے ظاہر ہے:۔

"ہندوستان میں اس رسم کا بہت زور تھا۔ اور کم و بیش حالت میں سبھی علاقوں میں کافی زمانہ تک اس کا رواج رہا ہے۔ دنیا کی پہلی کتاب وید تک میں اس دستور کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن ستی ہونے کا کوئی واقعہ اس میں مذکور نہیں۔ پورانوں کے زمانہ میں۔ رامائن کے وقت میں بار بار اس کا ذکر نظر آتا ہے مگر کسی واقعہ کا بیان نہیں۔ مگر مہابھارت کے زمانہ میں ستی کے متعلق کئی ایک واقعات نظر آتے ہیں اوروں کی تو بات ہی کیا ہے۔ خود بھگوان کرشن چندر کے فوت ہونے پر ان کی چار رانیاں ستی ہو گئی تھیں مہابھارت میں مہاراج پانڈو کی وفات پر انکی چھوٹی رانی کے ستی ہونے کا تذکرہ موجود ہے۔ اس سے جانا جاتا ہے کہ یہ دستور کسقدر پرانا ہے۔ کتاب "راج ترنگنی" کی رُو سے کلجگ کے ۶۵۷ برس گذر جانے پر کورو پانڈوؤں کا زمانہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ جسکے مطابق (اگر یہ حساب درست ہو) کم و بیش ۴۵۰۰ سو برس پہلے اس ملک میں یہ رسم موجود تھی۔" (دیباچہ کتاب "ستی داہ" مصنفہ شو سہائے چترویدی)

جب اس رسم کا ذکر ویدوں میں پُرانوں میں رامائن اور مہابھارت میں صاف طور پر ملتا ہے اور تاریخ سے بھی آج سے پینتالیس سو برس قبل اسکا سراغ ملتا ہے تو پھر مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے یہ کہنا اپنے ضمیر۔ اخلاق اور ایمان کا خون کرنا ہے یا نہیں کہ ستی کی رسم مسلمانوں کی بدولت ظہور میں آئی؟

اسلامی عہد میں انصاف کی فراوانی

اسلامی عہد میں ہندوستان جن برکتوں سے مالامال تھا ان سے تیرہ چشم بیشک انکار کر دیں۔ مگر تاریخ کسی کی طرفداری نہیں کرتی۔ اسکی طرف جب بھی رجوع کیا جائیگا وہ گن گن کر وہ تمام برکتیں گنائیگی جو علمبرداران توحید کے طفیل اس ملک پر نازل ہوئیں۔ یہاں تفصیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا موقع نہیں اسلئے نمونۃً صرف ایک امر کا ذکر کئے دیتے ہیں۔ اور وہ ہے "طلب انصاف" اس زمانہ میں انصاف جسقدر مہنگا ہے اس کا اندازہ کچھ وہی لگا سکتے ہیں جو وکیلوں اور بیرسٹروں کے جنگل میں پھنس چکے ہیں۔ آج ہندوستانیوں کا سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں روپیہ محض طلب انصاف پر وکیلوں بیرسٹروں اور انکے ایجنٹوں کی جیبوں میں جا رہا ہے۔ مگر کیا اسلامی عہد میں بھی یہی حالت تھی۔ اور اسوقت بھی رعایا کو اس معمولی سے کام کے لئے اپنی جائدادیں تک تباہ کر دینے کی ضرورت پڑتی تھی؟ اور انصاف خواہ لوگ وکالت پیشہ اصحاب کی چوکھٹوں کی جبہ سائی کیا کرتے تھے؟ اس کا جواب اخبار پرکاش کی مندرجہ ذیل عبارت دیگی۔ لکھا ہے کہ:۔

"انگریزی بندوبست سے پہلے ہندوستانی لوگ اپنی سادگی اور حق دگوئی (حق گوئی) کے لئے مشہور تھے بڑے بڑے انگریز اس امر کی شہادت دیتے ہیں۔ مسلمانی کال (زمانہ) میں مسلمانوں کے مقدموں کا قاضی لوگ شرع کے انکول (مطابق) فیصلہ کرتے تھے اور ہندو لوگ اپنے باہمی تنازعات کا تصفیہ اپنی پنچائتوں دوارہ (کے ذریعے) کر لیتے تھے۔ جب انقلاب کا زمانہ آتا تھا اور سلطنتیں اُلٹ جاتی تھیں تو بھی کسی گرام (گاؤں) کو نقصان نہیں پہنچتا تھا۔ کیونکہ گرام کے لوگ شاہی سلطنت سے بہت تعلق نہ رکھتے تھے۔ گاؤں کے پردھان (نمبردار) اور چوہدری وہاں پرجا (رعایا) آپ ہی چن لیتی تھی۔ اور تنازعات کے فیصلے پنچوں کے سامنے منٹوں میں گھنٹوں میں ہو جاتے تھے۔ نہ کسی وکیل کی ضرورت ہوتی تھی نہ جج کی۔ جہاں معاملہ ہوا ہوتا تھا وہاں ہی اور اسی وقت تصفیہ ہونے سے جھوٹی شہادت کا بنانا اور پنچوں کو دھوکہ دے سکنا ایک ناممکن سا امر تھا۔ اسلئے ہندوستان مقدمہ بازی کے اثرات سے بالکل بری تھا۔ نہ لوگوں کی جائدادیں تباہ ہوتی تھیں۔ نہ ان کے اخلاق کا ناش ہوتا تھا" (اخبار پرکاش ۲۴۔ اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ء صث)

کیا اسلامی عہد کی ناقدری کرنے والے احسان فراموش لوگ اس تحقیقی شہادت پر غور کرینگے جو انہی کے ایک بھائی بند نے دی ہے؟

ذبیحہ گائے کے متعلق صحیح طرز عمل

ذبیحہ گائے کے متعلق ہندو مسلمانوں میں آئے دن سر پھٹول ہوتی رہتی ہے ہندو اگر اسے جبراً قہراً بند کروانے کے خواہشمند ہیں تو بعض ادنی خیال کے مسلمان اس کا جلوس تک نکالنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اگر اعلیٰ طبقہ کے ہندو اسکو قانوناً ممنوع قرار دینا چاہتے ہیں تو مسلمان اسکی پُرزور مخالفت کرتے ہیں جو ایک حد تک بجا بھی ہے۔ الغرض یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ موجودہ دور میں کسی بڑے سے بڑے مدبّر کے بھی سلجھانے سے نہیں سلجھتا۔ مگر ہم اسکے متعلق ایک تواریخی واقعہ سناتے ہیں ممکن ہے اس سے ہندو اور مسلمان معاملہ کی اصل حقیقت تک پہنچ جائیں اور اس سے کچھ سبق لے سکیں۔

راجہ بھرتپور اور اس کا ایک مسلمان سوار

مہاتما سینتہ دھاری جی اپنی کتاب "مرض تعصّب کا علاج" میں بحوالہ فوائد الفواد (صفحہ ۲۸۴) لکھتے ہیں کہ:-

"ایک سیّد صاحب راجہ بھرتپور کے ہاں سواروں میں نوکر تھے۔ عید اضحےٰ کے روز گائے کی قربانی کی۔ کسی مخبر نے راجہ کو خبر دی۔ پکڑے گئے۔ حکم ہُوا کہ کل صبح توپ سے باندھ کر اُڑا دو۔ خدا کی شان نصف شب کے بعد راجہ کے گھر لڑکا پیدا ہُوا۔ صبحدم سیّد کے قتل کی خبر مشہور ہوئی۔ شُدہ شُدہ رانی کے کان تک بھی اس کی بھنک پڑی۔ اس نے جلدی سے راجہ کو بلوا کر کہا۔ کہ خدا نے اپنے فضل و کرم سے ایسا مبارک دن ہم کو دکھلایا ہے کہ جس کا شکر ہم سے ادا نہیں ہو سکتا۔ اگر آج تمام خزانہ خالی کر دیں اور ساری قیدیوں کو رہائی دیدیں تو بھی کم ہے۔ لیکن بڑے حیف کی بات ہے کہ آج کے دن آدمی کی ہتیا (خون) اور اشرف المخلوقات ایک حیوان کے بدلہ میں مارا جائے۔ یہ بدشگون اور ناشکری تو ہرگز مناسب نہیں۔ راجہ نے اُسی دم سوار دوڑائے اور سیّد کو بلوا کر فہمائش کی۔ کہ جاؤ۔ پھر ایسا کام نہ کرنا۔ جب اگلے برس عید اضحےٰ آئی تو سیّد صاحب نے پھر گائے ذبح کی۔ اور مثل سابق حکم قتل صادر ہُوا۔ قدرت خدا اُسی صبح کو نواب لکھنؤ بھرت پور میں داخل ہُوا۔ یہ ماجرا سنا اور راجہ سے کہلا بھیجا کہ یہ بات مناسب نہیں کہ ایک حیوان کے بدلہ انسان کا قتل ہو۔ بغیر تمھارے سواروں میں ایک گستاخ بھی سہی مگر یہ شخص بڑا بہادر معلوم ہوتا ہے۔ اسکی قدر کرو شائد کسی وقت کام آئے اور اسکے جوہر کُھلیں۔ راجہ نے خون معاف کیا۔ اور سیّد سے کہا کہ جاؤ۔ تم کو عید کے دن کی قربانی معاف ہے۔ پھر جو عید آئی تو سیّد صاحب نے گائے کی قربانی نہ کی۔ راجہ نے بُلا کر سبب پوچھا۔ تو کہا۔ کہ جب آپ نے نفسانیت اور ضد چھوڑ دی تو میں نے بھی انسانیت اختیار کر لی۔ اور گائے کے ذبح کرنے سے ہاتھ کھینچ لیا۔ یہ بات راجہ کو پسند آئی۔ اسکو اپنے محلّات کا داروغہ مقرر کیا۔ اور معتمدین میں داخل فرمایا۔ جب بھرتپور میں جنگ ہوئی۔ تو وہ سیّد بھی ایک حصّۂ لشکر کا سردار تھا۔ نہایت جوانمردی سے لڑا اور جب تک زندہ رہا بھرت پور کو فتح نہ ہونے دیا۔ آخرکار جب توپ کے گولے سے اُڑ گیا تو اُسکے بعد قلعہ بھی فتح ہو گیا۔" (مرض تعصّب کا علاج صفحہ ۴۱-۴۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلطان ٹیپو کی رواداری

جس طرح حضرت محمود غزنوی اور شہنشاہ عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ پر مذہبی تعصب اور تنگدلی کا الزام لگایا جاتا ہے اسی طرح میسور کے مشہور حکمران سلطان ٹیپو پر بھی سفاکی۔ خانزنگری اور جبریہ تبدیل مذہب کا بہتان باندھا جاتا ہے۔

لیکن جس طرح تواریخ کی مستند شہادتوں نے حضرت محمود غزنوی اور شہنشاہ عالمگیر پر لگائے گئے الزاموں کی صفائی کردی ہے اسی طرح زمانہ حال کی بے لاگ تحقیق نے اس باجبروت مسلمان بادشاہ پر عائد شدہ اتہامات کی بھی قلعی کھول دی ہے۔ چونکہ اسجگہ تفصیل کی گنجائش نہیں اس لئے ذیل میں الہ آباد کے مشہور ہندو اخبار "لیڈر" کا ایک مختصر سا اقتباس ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جسکے مطالعہ سے معلوم ہو جائیگا کہ جس مسلمان حکمران کو بغیر کسی معقول وجہ کے بدنام کیا جاتا رہا درحقیقت وہ کسقدر رحم دل، غیر متعصب اور روادار طبیعت کا مالک تھا:۔

"ٹیپو کی تصویر ہمارے سامنے اس طرح کھینچی گئی ہے کہ وہ ایک سخت متعصب۔ مطلق العنان بادشاہ تھا جسکو کوئی شے پوری طرح اسقدر خوش نہیں کر سکتی تھی جس طرح ایک غیر مسلمان کا خون جس کا اگر بس چلتا تو ہندو مذہب کو جنوبی ہند سے معدوم کر دیتا۔ لیکن اب ہم نے ایسی سندیں پالی ہیں جن کا تعلق شری نگر ہٹہ سے ہے۔ جو ان باتوں کو بے قدر ٹھیراتی ہیں جو پہلے مصنفین ہمارے طالب علموں کو اس موضوع کے متعلق سکھاتے رہے ہیں۔ یہ مراسلات جو شنکرآچاریہ کے جانشینوں کے مذہبی دفتر اور حیدر علی اور سلطان ٹیپو کے درمیان ہوئے ہیں۔ اس امر کے مستحق ہیں کہ ان کو علیحدہ چھاپا جائے۔ اور ان کی توضیح کی جائے۔ ان مراسلات کی روشنی میں یہ ممکن ہو جاتا جیسا کہ ضروری بھی ہے کہ ان تعلقات کا ایک صحیح شیشہ و تصویر میں فیصلہ کیا جائے۔ جو مسلمان بادشاہوں اور ان ہندو رہنماؤں کے درمیان تھے جن کا زمانہ بہت زیادہ نہیں گذرا۔ ہم ان ہندو مذہبی مقدسین کے ممنون ہیں جنہوں نے ٹیپو کے ۲۷ خطوط کے چھاپنے اور ترجمہ کرنے کی اجازت دی ہے۔ ان میں سے ہر خط اسقدر عزت کی شہادت دیتا ہے جو اس مطلق العنان" بادشاہ کی نظر میں ان مذہبی رہنماؤں کی تھی۔ بعض خطوط میں یہ مسلمان بادشاہ ہندو پروہت سے درخواست کرتا ہے کہ اسکی اور اسکی سلطنت کیلئے دعائے خیر کرے، اور اسکو برکت دے۔ یہ تحریری یادداشتیں ایک اور لحاظ سے بھی نہایت اہم ہیں۔ یہ نہ صرف اس بات کی مستحکم دلیل بیان کرتی ہیں کہ ہندوستان میں ان دونو مذہبوں کے پیرؤں کے باہمی تعلقات کم خوشگوار نہ تھے۔ بلکہ یہ بھی کہ ان دونو کے درمیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دن بدن کم ہوتے رہے اور طاعون زیادہ سے زیادہ ہوتی گئی۔ جسکی بڑی وجہ یہ ہوئی۔ کہ انہوں نے اصل کا پتہ نہ لگایا۔ اور صحیح باعث کا ٹھیک تدارک نہ کیا۔ وہ ظاہر کی ہی اصلاح کرتے رہے۔ حالانکہ باطن کی اصلاح اُس سے بھی زیادہ ضروری چیز تھی تاہم ہمارا فرض ہے کہ ہم اُن امور کا تفصیلی علم حاصل کریں۔ کہ جن سے ظاہری حالات کے ماتحت بلائے طاعون کا انسداد ہو سکے۔

طاعون کے متعلق چند مفید معلومات

جاننا چاہیئے کہ (ا) اطباء کہتے ہیں کہ اس مرض کے پھیلانے کا چوہے ایک بڑا بھاری ذریعہ ہیں۔ چوہے پلیگ سے زیادہ اثر پذیر ہوتے ہیں۔ اور چوہے ایک گھر سے دوسرے گھر میں اور ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں میں یہ زہر بہت جلد پہنچا دیتے ہیں۔ (ب) اطباء کہتے ہیں کہ انسانی وجود پر طاعونی اثرات پسوؤں کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ جنہوں نے کہ پہلے اُن طاعونی چوہوں کو کاٹا ہو۔ پسو مُردہ چوہے کو اسکی موت کے بعد بہت جلد چھوڑ دیتے ہیں۔ کیونکہ مُردہ چوہے کے جسم میں اُنکی غذا کے لئے کوئی خون باقی نہیں رہتا۔ اور چونکہ باقی چوہے اُس مرنے والے چوہے سے بے وفائی کر کے دوسری جگہوں میں بھاگ جاتے ہیں۔ اسلئے یہ پسو اپنی خوراک کیلئے کسی اور چوہے کو نہیں پاتے۔ تو انسانوں پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ اور اُنہیں مبتلائے مرض کر دیتے ہیں۔ (ج) اطباء کہتے ہیں کہ تم علامتیں یاد رکھو۔ جو چوہا مرض پلیگ میں مبتلا ہو جاتا ہے وہ خوراک نہیں کھاتا۔ اور اسکی جلد کی چمک جاتی رہتی ہے اور ارد گرد کے حالات سے بے خبر ہوتا ہے۔ اور سانس جلدی جلدی لیتا ہے اور مشکل سے چل سکتا ہے اور تھکا ہوا معلوم دیتا ہے۔ اور اپنے ایک پہلو پر گر جاتا ہے اور آخر کار تشنج میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (د) اطباء کہتے ہیں کہ جو چوہا بالعموم پلیگ کا شکار ہوتا ہے اُسکی چند علامتیں ہیں۔ اُس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اُسکی دُم جسم سے لمبی ہوتی ہے۔ اور اُسکے کان نسبتاً لمبے ہوتے ہیں۔ ایسا چوہا اگر مرا پڑا نظر آئے تو اُسے طاعونی چوہا سمجھو۔ اور اِس عُذر سے اسے باطل مت کرو کہ بلی نے اُسے مارا ہوگا۔ (ر) اطباء کہتے ہیں کہ چوہے انسانوں کی غذا کو زہر آلودہ کر سکتے ہیں۔ پس بالکل ممکن ہے کہ ایسی غذا کا استعمال تمہیں مرض طاعون کا شکار بنا دیوے۔ (ش) اطباء کہتے ہیں کہ گلہری۔ بندر۔ سؤر۔ خرگوش اور بلیوں کو بھی طاعون ہو جاتی ہے۔ اور سانپ اگر بیمار چوہا کھا جائے۔ تو اُسے بھی طاعون ہو جاتی ہے۔ (س) اطباء کہتے ہیں کہ طاعون کا زہر زمین پر ہی رہتا ہے اور زمین پر ہی بڑھتا اور ترقی کرتا جاتا ہے اور یہی باعث ہے کہ پہلے حشرات الارض اور دوسرے جانور بیمار ہوتے ہیں اور بعد میں انسان۔ (ل) اطباء کہتے ہیں کہ طاعونی مرض زہر کئی طریق پر داخلِ بدن ہو سکتا ہے۔ کبھی بذریعہ جلد یعنی اجرام مرض بذریعہ جلد داخلِ بدن ہوتے ہیں اور تمام علامات پیدا کر دیتے ہیں۔ تندرست کے ہاتھ اور پاؤں میں شگاف پیدا ہو کر اور سمیت داخلِ بدن ہوتی ہے اور اِس طریق پر بھی کہ طاعونی چوہے کے پسو کے فضلہ سے ہی سمیت داخلِ بدن ہو جائے اور کبھی بذریعہ تنفس یعنی طاعونی مریض کی سانس دوسرے تندرست کے پھیپھڑوں میں داخل ہو کر اُسے مبتلائے مرض کر دے۔ اور کبھی آلاتِ ہضم کے ذریعہ سے بھی۔

وہ علامات جو قبل از ظہور طاعون فضا میں پیدا ہو جاتی ہیں

اطباء کہتے ہیں کہ تم خیال رکھو۔ (ا) اگر غلاظت سے پیدا ہونیوالے اور غلاظت ہی میں زندگی بسر کرنیوالے جانور جیسے مکھی، مینڈک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلح کی شکست غیر مذہبی اسباب سے ہوتی تھی جو مذہبی سمجھوتوں پر سبقت لیجاتے تھے واقعہ یہ ہے کہ اگر ایک ہندو کسی مسلمان سے متفق نہ تھا تو اس بنا پر جس بنا پر وہ خود اپنے ہم مذہب سے مختلف تھا۔ اگر مرہٹوں نے مسجدوں کو نقصان پہنچایا تو اس وجہ سے نہیں کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی مقامات ہیں بلکہ اس بنا پر کہ یہ وہ عمارتیں ہیں جن کو دشمن عزیز رکھتے ہیں۔ مرہٹوں نے ہندوؤں کے مندروں کو بھی اسی زور و قوت کے ساتھ توڑا جو انہوں نے مسلمانوں کے مقدس مقامات کی بے حرمتی میں ظاہر کی۔ شری نگر ہٹہ کا سوامی ٹیپو سے مرہٹوں کی اس وحشیانہ پن اور سفاکی کی شکایت کرتا ہے جو ہٹہ کے لوٹنے میں انہوں نے دکھائی۔ اور بادشاہ سے دیوتا کی مورتی کی دوبارہ درستی کے لئے روپیہ اور سامان کی درخواست کرتا ہے۔ جسکو مرہٹوں نے توڑ دیا تھا۔ ٹیپو نہ تو اس درخواست کو ٹھکرا دیتا ہے اور نہ کافروں کی مذہبی جنگ وجدال پر خوشی ظاہر کرتا ہے۔ ٹیپو اپنے شاہی جواب میں سنسکرت کا ایک ٹکڑا اقتباساً نقل کرتا ہے:۔

"وہ تبسم اور ہنسی بوتے ہیں لیکن آنسو کاٹینگے"

اور اپنے مسلمان عہدہ داروں کو حکم دیتا ہے کہ وہ نقد اور غلہ کا ہٹہ کی دوبارہ تعمیر اور مرمت اور ان کے پوجا پاٹھ کے لئے سامان کر دیں۔" (منقول از رسالہ معارف ۲۱/۴ صفحہ ۲۶۰)

مسلمان حکمرانوں کو خواہ مخواہ بدنام کرنے والے اخبار لیڈر کے اس اقتباس کو چشم وا سے پڑھیں تاکہ ان پر معاملہ کی اصل حقیقت منکشف ہو اور جان جائیں کہ انپر لگائے گئے الزام کسقدر غلط اور بے معنی ہیں ؎ فضل حسین احمدی مہاجر قادیان۔

تشحیذ الاذہان کے مکمل فائل ۱۹۱۴ء سے ۱۹۲۰ء تک بیس روپے

معارف القرآن۔ ۱۱ پارے کے نوٹ از درس حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ	۸/
براہین العقائد۔ اصول اسلام کے دلائل از قرآن مجید	۸/
الاستخلاف۔ ردّ شیعہ از آیات قرآنی	۴/
کمالات احمدیہ (بجواب شہادات مرزا ثناء اللہ امرتسری)	۶/
مقصد مذہب ۳/ ۔ التشریح الصحیح	۶/
مباحثہ سرگودہ ۶/	

ملنے پتہ:۔ تشحیذ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور گرگٹ وغیرہ بکثرت پیدا ہو جائیں۔ تو تم ڈرو۔ اور یہ جان لو۔ کہ طاعونی ایام بہت جلد آنیوالے ہیں۔ (۲) اطباء کہتے ہیں کہ اگر خراب نباتات زیادہ اُگنے لگے۔ تو تم جان لو کہ وبائی ایام قریب آرہے ہیں۔ (۳) اطباء کہتے ہیں کہ اگر زمین کے نیچے رہنے والے جانور جیسے سانپ۔ بچھو۔ کنکھجورہ۔ چوہا وغیرہ اپنے بلوں سے باہر نکل آئیں اور پھر اُن میں واپس نہ جائیں تو تم جان لو۔ کہ خطرے کے ایام قریب آرہے ہیں۔ کیونکہ وہ زمینی جانور بوجہ زمین کے خراب ابخروں کی تکلیف کے باہر نکل آتے اور پریشان پھرتے رہتے ہیں۔ (۴) اطباء کہتے ہیں کہ اگر گلہریاں زیادہ مرنے لگیں تو تم آمدِ طاعون کی اسے دلیل سمجھو۔ (۵) اطباء کہتے ہیں کہ اگر ذکی الحس جانور جیسے ابابیل۔ لقلق اور ہُدہُد وغیرہ اپنے بچوں کو چھوڑ کر گھونسلوں سے باہر نکل بھاگیں تو تم ڈرو۔ اور طاعون کی اسے علامت سمجھو۔ (۶) اطباء کہتے ہیں کہ اگر تنفّس کے وقت ہوا تمہیں غلیظ۔ کثیف اور بھاری محسوس ہو۔ کوئی فرحت تمہیں پیدا نہ ہو تو تم ڈرو اور وباء کی اسے نشانی سمجھو۔ (۷) اطباء کہتے ہیں کہ آسمان کا اکثر غبار آلودہ رہنا اور ہوائے لطیف کا بہت کم چلنا اور اسی طرح مینہ کا کم برسنا اور دن میں گرمی اور رات کو خنکی کا ہونا وبائی ایام کی علامات ہیں۔ اور اس بات کی دلیل کہ ہوا فاسد ہے۔

صفائی پر التزام رکھو غرضکہ اطباء اس امر کی ہدایت دیتے ہیں کہ جب ایسے تغیرات فضا میں تمہیں نظر آئیں تو تم فوراً اپنے مکانوں اور جسموں کی صفائی میں مشغول ہو جاؤ۔ اور ہر ممکن طریق سے چوہوں۔ مچھروں اور اُن موذی چیزوں کا انسداد کرو۔ جن سے طاعون پھیلنے کا احتمال ہوتا ہے۔ اور چونکہ صفائی ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو ہمیں تمام ایسے خطرات سے بفضلِ خدا محفوظ اور مامون رکھ سکتی ہے۔ اسلئے سب سے بڑا اور اہم کام طاعونی ایام میں صفائی کی نگہداشت ہے۔

افسوس ہے کہ بہت لوگ دنیا میں اس خیال کے پائے جاتے ہیں کہ جو ہونا ہے وہ ہو کر رہیگا۔ ہماری صفائی سے کیا بنتا ہے؟ حالانکہ صفائی کی خود قرآن اور اسلام تاکید کرتا اور اسے اہم ترین امور میں شامل کرتا ہے وہ خود قرآن میں یہ فرماتا ہے والرُّجز فاھجر کہ گندگی اور غلاظت سے بچو۔ اور وہ سارے احکام اسی رنگ کے دیتا ہے جنمیں غائت درجے کی صفائی ملحوظ رکھی جاتی ہے۔ وضو میں اور غسل میں خوشبو لگانے اور کپڑے صاف رکھنے میں مسواک کرنے اور کنگھی کرنے میں اور خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفائی کے متعلق کثیر احکام احادیث صحیحہ میں دیئے ہیں۔ اور آپنے یہاں تک فرمایا کہ جو شخص کچا پیاز یا ایسی ہی کوئی اور بدبودار چیز کھائے وہ مسجد یا عام مجمع میں مت جائے کیونکہ اس طرح لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور غلاظت میں زندگی بسر کرنا تو خود اپنے ہاتھوں ہلاکت خریدنا ہے اور قرآن کہتا ہے کہ لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اسقدر احتیاط فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی کارڈ کو بھی جو وباء والے شہر سے آیا ہو چھوتے تو ہاتھ ضرور دھو لیتے۔ یہ تمام احتیاطیں ضروری ہیں۔ اور ان پر عمل کرنا لازمی ہے۔ ورنہ ایسا شخص جو اپنے ہاتھ پر ہاتھ دھرکر بیٹھا رہتا ہے اور اُمید یہ رکھتا ہے کہ خدا اُسکے لئے اپنے پاس سے حفاظت کا سامان پیدا کریگا وہ ایک جھوٹا توکل کرتا ہے جسکی ہمیں اسلام ہرگز تعلیم نہیں دیتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس صفائی نہایت ضروری ہے اور بہر حال صفائی رکھنا اور بہت رکھنا اور خصوصاً طاعونی ایّام میں صفائی کی طرف متوجہ ہونا نہایت تاکیدی امر ہے۔ کیونکہ طاعونی جرم زمیں اور غلاظت میں بہت خوش رہتے اور جلد پھولتے پھیلتے ہیں مگر اسلئے کہ بہت سارے لوگ محض اتنی بات سے صفائی کی مکمل حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے۔ میں مختلف عنوانوں کے ماتحت اختصاراً نوٹس کے رنگ میں ہدایات جمع کردیتا ہوں وہو الموفق۔

مکان کی صفائی

اور چونکہ پہلا قدم انسان اپنے مکانوں کی صفائی پر ہی اٹھاتا ہے۔ اسلئے سب سے پہلے میں صفائی مکان کے متعلق چند امور بیان کردیتا ہوں۔ (۱) تمام گھر کا اسباب نکالکر پہلے صحن میں رکھ دیا جائے۔ چھتوں کے جالے اور دیواروں کی صفائی کرنے کے بعد مکان کے فرش کو جھاڑو سے خوب صاف کیا جائے۔ خصوصاً باورچیخانہ اور غلّہ وغیرہ رکھنے کی جگہ کو۔ (۲) گھر کے صندوق ٹرنک اور اسباب وغیرہ ڈبل اینٹیں رکھ کر اس طرح لگادیئے جائیں کہ ہر روز ان کے نیچے سے جھاڑو پھیری جاسکے۔ (۳) صاحب وسعت لوگ اپنے مکانوں میں ضرور دوبارہ سفیدی کرائیں۔ مگر سفیدی نہایت گاڑھی ہو۔ پہلے چونے کو کھرچ کر اتار دیا جائے۔ اتاری ہوئی سفیدی کو باہر جنگل میں پھینکوا دینا چاہیئے۔ جہاں خوبصورتی بڑھتی ہے وہاں سے مکان کی بو اور خراب ہوا دور ہوتی ہے۔ پس مکانوں میں ایّام وباء کے قریب ضرور سفیدی کرانیکی طرف اپنی توجہ پھیرنی چاہیئے۔ اور اگر نیلا تھوتھا ملاکر سفیدی کرائی جائے تو یہ اور بھی زیادہ مفید ہے۔ (۴) غریب لوگ اپنے کچے مکانات کی وبائی ایّام کے قریب ضرور لپائی کردیں۔ گائے کے گوبر اور مٹی سے اچھی طرح لیپیں۔ تو بھی نہایت مفید ہے۔ (۵) چوہوں کے سوراخوں کو روڑے ڈالکر خوب بند کردیا جائے۔ (۶) چوہوں کے دفعیہ کیلئے بلیاں گھروں میں رکھی جائیں۔ (۷) چوہوں کا خاتمہ جلد سے جلد کرنے کی کوشش کرو۔ انکو مارنے کیلئے زہر کی گولیاں استعمال کرو۔ پنجروں سے انہیں پکڑو۔ انہیں کھانے کیلئے کوئی چیز مت دو۔ تا وہ بھوکے ہوکر تمھارے مکانوں سے بھاگ جائیں۔ (۸) کہتے ہیں کہ ایک چوہا پکڑ کر گاڑھے نیل میں رنگ دیں اور سوراخ میں چھوڑ دیں۔ تو بھی چوہے بھاگ جاتے ہیں۔ (۹) چوہوں کے بھگانے کی تدابیر معلوم کرتے ہوئے ایک مشہور شخص وائرین کا حال جو اُس نے خود اپنی کتاب میں لکھا ہے پڑھنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ وہ لکھتا ہے

"جب میں جنوبی امریکہ سے لوٹا۔ تو میں نے دیکھا کہ والٹش ہال میں چوہوں کی بہت کثرت ہے۔ انکو دفع کرنے کے واسطے میں نے ایک چوہے کو پکڑا۔ اور تارکول سے خوب سیاہ کر کے ایک سوراخ میں چھوڑ دیا۔ اُس رنگے ہوئے چوہے نے تارکول کی اسقدر بو پھیلادی۔ کہ سارے چوہوں میں ہلچل مچ گئی۔ مکان کے قریب ایک جھیل تھی۔ صبح ہوتے ہی سارے چوہے اُس جھیل کو عبور کر گئے۔ اور اس طرح مکان ان ناپاک چوہوں سے خالی ہو گیا۔"

(۱۰) چاہیئے کہ مکانوں کا فرش اور اُس کی چھت خوب پکّا اور مضبوط ہو۔ تاکہ چوہے بِل وغیرہ نہ بنا سکیں۔ اور بہتر ہے کہ نالیوں کے مونہوں کے آگے لوہے کی سلاخیں یا جالی ہو۔ تاکہ دوسرے گھروں کے چوہوں کو آنیکا راستہ نہ ملے۔ (۱۱) رہائش و سونے کے کمروں میں کسی قسم کا کچّا یا پکّا کھانے پینے کا سامان نہ رکھا جائے۔ جس سے چوہوں کو آنیکا موقع ملے۔ (۱۲) مکان میں سے ادھر ادھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلّہ یا روٹی کے ٹکڑے اور اسی طرح کی اور چیزیں جو بچے بکھیر دیتے ہیں فوراً دور کرنی چاہئیں۔ (۱۳) یاد رکھو۔ مردہ چوہوں کو جہاں پاؤ بغیر ہاتھوں سے چھونے کے فوراً پھونک دو۔ یعنی چند اُپلے مٹی کے تیل میں بھگو کر اُن سے انہیں جلا دو۔ پھر یاد رکھو مُردہ چوہوں کو ہاتھ سے مت پکڑو۔ ساتھ کی گلی میں مت پھینکو۔ اُسی جگہ جلا کر راکھ کر دو۔ ایسے بہت کیس ہوئے ہیں کہ باہر پھینک کر آئے۔ غسل بھی کیا مگر طاعون سے نہ بچ سکے۔ تمہارا کیا حرج اگر اُسی جگہ جلا دو۔ اگر غلطی سے پھینک بیٹھو تو اگر فوراً نیم کے پتوں کے ساتھ جوش دیئے ہوئے پانی سے غسل کرو۔ تبدیلیٔ لباس کرو۔ کافور سونگھو۔ بیرونی و اندرونی ادویۂ قاتلِ اجرام اپنے استعمال میں لاؤ۔ (۱۴) پسّو۔ تازہ ہوا۔ حرارت اور سورج کی تپش سے جلد ہلاک ہوتے ہیں۔ اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ طاعونی ایام میں مکان کے تمام روشندان کھڑکیاں اور دروازے کھلے رہنے چاہئیں۔ تمہارا فرض ہونا چاہیئے کہ دن کو تمام دروازے اور مکان کے روشندان کھلے رکھو۔ بلکہ اُٹھتے ہی علی الصبح کواڑوں کو کھول دو۔ (۱۵) مکان کی ہر چھوٹی چھوٹی اور ہر بڑی سے بڑی چیز کو خوب قرینے سے رکھو۔ اور صاف رکھو۔ ردّی کاغذات۔ ردّی پارچات۔ ردّی ٹوکریاں سب جلا کر راکھ کر ڈالو۔ تمہیں ناکارہ ردّی اور میلا اسباب اکٹھا کرنے سے کیا فائدہ۔ اپنی زندگی کا خیال رکھو اور غیر ضروری مگر ناکارہ اور ردّی اشیاء کو حوالۂ آتش کرو۔ (۱۶) جو شخص مکانوں کی صفائی کرنے لگے۔ اُسے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

(ا) کمرے کو صاف کرتے وقت علیحدہ کپڑے پہنے۔ جنہیں کمرے کی صفائی کے بعد فوراً اُتار دیا جائے۔ (ب) جب کمرے میں صفائی کیلئے داخل ہو تو اُسے چاہیئے کہ پہلے اپنے ہاتھ اور پاؤں پر تیل مل لیا کرے۔ تیل نیم کا ہو تو بہتر۔ میٹھا تیل کافور ملا کر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ روغن سرسوں بھی استعمال میں آتا ہے اور مٹی کا تیل بھی قاتلِ اجرام ہے۔ (ج) ایسا شخص کمرے میں داخل ہوتے وقت منہ کو رومال وغیرہ سے خوب ڈھانپ لے اور پہلے اسکی دیواروں پر اور اس مکان کے فرش پر مرکری لوشن خوب چھڑک لے۔ تاکہ دیواروں کو جھاڑتے وقت گرد اُڑ کر اُسکے پھیپھڑوں میں تکلیف نہ پیدا کرے۔ (د) کمرے میں ہمیشہ جوتا پہنکر داخل ہو۔ صفائی کرنے کیلئے ننگے پاؤں چلے جانا سخت خطرناک ہے۔ (ہ) صفائی کر چکنے کے بعد خوب صابن مل کر غسل کرے۔ اور نئے دُھلے ہوئے کپڑے پہنے۔ اگر یہ نہیں کر سکتا تو کم از کم ہاتھ پاؤں اور منہ کو خوب پاک کر ڈالے۔ (۱۷) کسی مکان میں اسقدر لوگ نہ رہیں کہ اُنکے مونہوں کی بھاپ اور پاخانہ پیشاب وغیرہ سے کیڑے بکثرت پیدا ہو جائیں۔ یعنی تنگ مکان میں زیادہ اجتماع نقصان رساں ہے۔ (۱۸) مکانات میں پانی بہت زیادہ نہ بہانا چاہیئے یعنی نمی ہرگز نہ ہو۔ (۱۹) اگر مکانوں میں ہوا کیلئے سوراخ کافی نہ ہوں۔ تو اور کرو۔ بہتر ہے کہ ہر کمرہ کی چھت میں ایک سوراخ ہو جس سے ہوا اوپر کو جا سکے (۲۰) چونکہ مکانات کے اندر روشنی اور ہوا کا آزادانہ طور پر داخل ہونا نہایت ضروری ہے، اور کسی قسم کی روک جائز نہیں۔ اسلئے ایسے مکانات میں رہو جہاں روشنی اور ہوا کا گذر بخوبی ہو۔ تنگ اور تاریک مکانات میں کبھی سکونت اختیار نہ کرو۔ کیونکہ پسّو عموماً تنگ اور اندھیری کوٹھڑیوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ (۲۱) مکان ایسی جگہ ہونا چاہیئے۔ جہاں نشیب نہ ہو۔ سیل نہ ہو۔ جوہڑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تالاب یا پانی کے گڑھوں کے قریب نہ ہو۔ (۲۲) اگر مکان پر بالاخانہ ہو تو نیچے کے درجہ کی نسبت بالاخانے پر رہنا مفید ہے لہٰذا سونا بیٹھنا۔ کھانا پینا سب مکان کی اوپر کی منزل میں ہو۔ اور اگر ایک منزلہ مکان ہی ہے تو اسکے ایسے حصے میں رہائش اختیار کرو۔ جہاں دھوپ روشنی اور ہوا بخوبی آجا سکے۔ (۲۳) مکانات کے طاقوں میں گل نیلوفر۔ گلاب کے پھول۔ برگ لیموں۔ برگ نارنج۔ اور سیب ناشپاتی وغیرہ رکھوا دینی چاہئیے۔ ان سے وبا کی اصلاح ہوتی ہے۔ اسی طرح مکانات کے طاقوں میں جابجا کافور رکھنا بھی مفید ہے۔ (۲۴) اگر گرمی کا موسم ہو تو مکان میں خس کی ٹٹیاں لگائیں۔ اور مکانوں کے اندر طاقوں میں اگر پیاز چُن دیں تو یہ بھی وبائی ہوا کے فساد کو دفع کرتا ہے۔ (۲۵) گندے مکانات اور بالخصوص ایسے مکانات میں جہاں طاعونی کیس ہو چکا ہو چوہے مُردہ نکل رہے ہوں ہرگز۔ اور ہرگز۔ قدم نہ رکھو۔ جب تک کہ مرکری لوشن اور بذریعہ آگ و سفیدی کے مکان صاف نہ ہو جائے۔ اور یہ یقین نہ ہو لے کہ اب اجرام سے پاک ہے۔ (۲۶) رات کے وقت ایسے گھر میں جہاں چوہے مر گئے ہوں جانا نہایت خطرناک بات ہے۔ کیونکہ پسّو بہ نسبت دن کے رات کو زیادہ کاٹتے ہیں۔ اور ایسے مکان کے مالکان کو فوراً مکان چھوڑ دینا چاہئیے۔ (۲۷) طبّی دنیا میں آگ ایک نہایت ہی کار آمد چیز ہے۔ طاعون کے دنوں میں آگ کو اکھیڑ کر اپنے چھتوں وغیرہ پر پھینک دینا چاہئیے۔ آگ میں جرثوم کو ہلاک کرنے کی غضب کی طاقت ہے۔ آگ کا گھروں میں جلانا بھی اعلےٰ درجہ کا حفظِ ماتقدم ہے (۲۸) پلیگ کے عارضہ سے اگر کوئی خدانخواستہ فوت ہو جائے تو کم از کم چودہ دن تک اُس مکان میں بود و باش نہ رکھی جائے۔ فرش اکھیڑ کر مٹی باہر پھینک دیجائے۔ اور سفیدی و دیگر صفائی اس طریق پر کیجائے۔ (۲۹) باورچیخانہ کے برتنوں اور کپڑوں کو بالکل صاف اور اُجلا رکھا جائے۔ (۳۰) تمام برتنوں کو گرم اور کھولتے ہوئے پانی سے دن میں کم از کم دو دفعہ ضرور دھو ڈالیں (۳۱) خصوصیت سے ان ایام میں پلنگ چارپائی کا استعمال کیا جائے۔ اور چٹائیاں۔ تیز فرشوں پر ہرگز سویا نہ جائے۔ غریب لوگ جنہیں اتنا بھی میسّر نہیں وہ نیم یا بکائن کا تیل اپنے بدن پر مل لیا کریں۔ اور یا نیم۔ بکائن اور آڑو کے پتے اور چھ سات پیاز پھوڑ کر اپنے بستر کے گرد رکھ لیا کریں۔ (۳۲) خشک چونے کو اپنے گھر کے آنے جانے کے خاص دروازہ میں اور ہر کمرہ کے فرش پر بچھا رکھنا بہت مناسب ہے۔ (۳۳) ہمیں نے کھیتی بڑھائے گھر میں اگر گیلے کے پودے ہوں تو انہیں طاعونی ایام میں اکھیڑ ڈالا جائے۔ کیونکہ اُنکے پتوں میں سے خاصکر جب وہ پانی میں پڑے ہوتے ہیں۔ یا مٹی میں دبے ہوتے ہیں۔ زہریلے ابخرے نکلتے رہتے ہیں۔ درخت نیم۔ بکائن اور آڑو۔ جن سے جراثیم مرتے ہیں انکا گھروں میں ہونا مفید ہے نیز ان کے پتے مقدار مناسب میں اپنے پاس اور ارد گرد رکھنا مناسب اور مفید ہے۔ (۳۴) جب تم باہر کی کھلی ہوا میں پھرتے ہوئے کسی کمرہ میں جاؤ۔ اور اُس میں سے تمہیں ذرا سی بھی بُو آئے۔ تو تم جان لو کہ اُس کمرہ کی ہوا کثیف ہے، لہٰذا اُس سے بچو۔ (۳۵) اِس مثل کو خوب اچھی طرح یاد رکھو کہ "جس گھر میں روشنی نہیں آتی۔ وہاں بیماری آتی ہے" (۳۶) مکانات کے اندر کی زمین کا مرطوب رہنا۔ اور صاف و خشک نہ ہونا۔ دھوپ کا نہ پڑ سکنا۔ روشنی کا نہ آ سکنا۔ ہوا کا گزر بخوبی نہ ہونا صفائی کا نہ رکھنا۔ فراخ اور وسیع اور کھلے اور ہوادار مکانوں کا نہ ہونا۔ ایک ہی مکان میں بہت زیادہ لوگوں کا سونا حفظانِ صحت کے قواعد کی رُو سے سخت خطرناک باتیں ہیں جنکی احتیاط ہر ایک حالت میں کرنی چاہئیے۔ (۳۷) جس پانی سے بدن کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاف کیا گیا ہو۔ یا کُلی کی ہو۔ جب اس پانی کو پینے کے لئے کوئی استعمال میں نہیں لاتا۔ تو کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ سانس سے جو ہوا باہر آئی ہے وہ گو نہایت ہی خراب اور قاطع روح ہے مگر تنگ و بند مکانوں میں بہت سے رہنے والے آدمی لحاف اور کمبلوں میں لپٹے ہوئے اُسے دوبارہ تنفس کر کے اپنی جانوں کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ اور ذرا بھی نفرت نہیں کرتے

(۳۸) مکانوں کی صفائی میں اس امر کا بھی بڑا دخل ہے۔ کہ فرش اور دیواروں پر ہرگز تھوکا نہ جائے۔ نہایت ہی گندے ہیں وہ لوگ جو عین مکانوں کے بیچوں بیچ تھوکتے اور کھانستے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ اسکا کتنا خطرناک اثر پیدا ہو سکتا ہے۔

(۳۹) ہر روز ہر کمرے اور صحن میں ضرور جھاڑو دینی چاہیئے مگر بے احتیاطی سے نہیں۔ پہلے چھڑکاؤ کر لیا کرو۔ (۴۰) چارپائیاں اور بستر اور گھر کا تمام اسباب دوپہر کی تیز دھوپ اور گرمی میں ڈالے جائیں۔ اور روزانہ اسپر عمل کیا جائے۔ کیونکہ جو پسینہ انسان کے بدن سے نکلتا ہے وہ زہریلا ہوتا ہے۔ اور اگر وہ بستروں میں ہی رہنے دیا جائے تو بیماری کا باعث بنجاتا ہے مگر سورج کی روشنی اور تپش سے ایسی تمام غلاظتیں ضائع ہو جاتی ہیں اور چھوٹے چھوٹے کیڑے کھٹمل اور جوئیں بھاگ نکلتی اور ہلاک ہو جاتے ہیں

(۴۱) عورتوں کو فراخ اور ہوادار مکانات میں پردہ کراؤ۔ آخر وہ بھی ہماری جیسی جان اپنے بدنوں میں رکھتی ہیں اوقاتِ آرام میں باغوں میں انہیں صبح و شام کھلی اور پُرفضا جگہوں میں سیر کراؤ۔ (۴۲) وباء کے دنوں میں ایسے مقامات کو جہاں لوگوں کا زیادہ مجمع ہوتا ہو۔ جیسے مسجد۔ مندر۔ گرجا۔ مدرسہ۔ لیکچر ہال۔ سرائے اور ریلوے کے مسافرخانے وغیرہ انہیں خوب صاف کرواکے ان کا فرش وغیرہ دُھلوا دینا چاہیئے۔ اور منتظمین کو چاہیئے کہ سب کمروں میں سفیدی کرائیں اور مجمع کے وقت اگر کی بتیاں اُن میں جلائیں۔ (۴۳) گندی اور گلی سڑی چیزیں اپنے مکانات کے نزدیک ہرگز نہیں پھینکنی چاہئیں۔ گندا یا سڑا پانی سڑی سبزی۔ ہر قسم کی روڑی۔ چوہے۔ مُردار۔ پیشاب۔ پاخانہ وغیرہ ہرگز ہرگز اپنے گھر کے آس پاس نہ رہنے دو۔ انہیں دُور پھنکوا دو۔ دفنا یا جلوا دو۔ یہ سب دشمن ہیں۔ اور دشمنوں کا انسداد نہایت ضروری ہوتا ہے۔ (۴۴) کھاد کے ڈھیر مکانات سے کم از کم سو گز کے فاصلے پر دُور رہنے چاہئیں۔ اسی طرح کوڑے کرکٹ کے انبار کبھی مکانات کے قریب نظر نہ آئیں۔ (۴۵) ایسے مکانوں یا احاطوں میں جن میں مویشی رہتے ہوں۔ صفائی نہایت ضروری ہے۔ خصوصاً جبکہ مویشی کے رہنے کا مکان سکونت کے مکان کے قریب ہو۔ جیسا کہ اکثر دیہات میں ہوتا ہے۔ مویشی کے رہنے کے مکانات میں سے اگر دن بھر میں دو دو مرتبہ گوبر نکلوا دیا جائے اور ہر دوسرے روز اسمیں دھونی دیجایا کرے تو بہت بہتر ہو۔ اور زیادہ بہتر تو یہی ہے کہ مویشیوں کا اپنے رہائشی مکانات سے بالکل الگ رکھنے کا انتظام ہو۔ (۴۶) مکانوں کے اندر یا قریب اگر ایسے گڑھے ہوں جن میں پانی جمع ہو جاتا ہو تو انہیں مٹی سے پُر کروا دینا چاہیئے۔ (۴۷) مکانوں میں سے گندہ اور ناپاک پانی کو دُور نکالنے کا ۔ ۔ ۔ اچھا سا راستہ ہونا چاہیئے۔ (۴۸) عموماً ریلوے ٹرینیں۔ تماشا گاہیں مثلاً تھیٹر۔ سینما اور میلے بیماری کے پھیلنے میں مدد دیتے ہیں۔ اسلئے ایسی جگہوں سے خصوصیت کے ساتھ اگر گندگی دُور نہ کیجائے تو سخت خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

(۴۹) کھانے کے اناج کو پہلے میدان کی تیز دھوپ میں پھیلاؤ۔ تب بعد میں اُسے کھانے کے استعمال میں لاؤ۔ (۵۰) مکانات سے مکھیوں کو دُور کرو اور انہیں ہٹاؤ۔ سب سے بڑا علاج صفائی ہے۔ جہاں غلاظت ہے وہاں ضرور مکھیاں آئینگی۔ مگر عمدہ صفائی سے کم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایکسٹریکٹ فرام دی ہولی قرآن

یہ سیٹھ عبداللہ۔ اللہ دین صاحب سکندرآباد۔ دکن کا تیار کردہ انگریزی مجموعہ ہے جسمیں سب قرآن مجید کی آیات اور احادیث رسول کریم صلعم جمع ہیں جن سے اسلام و احمدیت کی تعلیمات کا علم بالدلائل ہو جاتا ہے۔ نہایت ہی کارآمد اور مختصر مگر جامع انتخاب ہے جو مسلموں اور غیر مسلموں کیلئے یکساں مفید ہے یہ کتاب چھٹی بار شائع ہوئی ہے جس سے اسکی مقبولیت عیاں ہے قیمت مجلد انگریزی صرف سوا روپیہ (عہ) احباب جماعت کو چاہیئے کہ کتاب مُسلم و غیر مُسلم معززین کو بطور ہدیہ و تحفہ تقسیم کر کے دعوۃ و تبلیغ کے فرض سے سبکدوش ہوں ÷

ونڈیکیشن آف دی پرافٹ اسلام

یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جسمیں یورپ کے علماء و مصنّفین کے آرا ر اسلام اور بانیٔ اسلام کے بارے میں درج ہیں یہ بھی تبلیغی اغراض کیلئے بہت مفید ہے۔ ہر دو رسالے سیٹھ عبداللہ اللہ دین۔ اکسفورڈ سٹریٹ سکندرآباد۔ دکن سے منگوائیں ÷

فاروق قادیان

جب سے میر قاسم علی صاحب نے دوبارہ فاروق نکالا ہے وہ نہایت قیمتی خدمات بجالا رہا ہے۔ ۱۵ نمبر شائع ہو چکے ہیں آریہ۔ عیسائی۔ غیر مبایعین غیر احمدیوں کے بارے میں بہت کارآمد لٹریچر مہیا کیا ہے۔ ایک ایک مضمون بیسیوں حوالوں اور نئے معلومات پر حاوی ہوتا ہے۔ اب ایک نیا فتنہ اُٹھ رہا ہے یعنی مستری ایک اخبار پیغام حق کے نام سے نکال رہے ہیں۔ ضروری ہے کہ اس زہر کا تریاق فاروق کے ذریعے مہیا کیا جائے کم از کم ایک ہزار خریدار فاروق کا ہو جائے۔ اور ان غلط بیانیوں کی تردید اور اعتراضوں کا جواب فاروق بالالتزام دیتا رہے۔ میں سمجھتا ہوں فاروق ایک ضرورت کو پورا کریگا پس احمدی احباب کو اس اخبار کے خریدار بڑھانے میں اور خریدار بننے میں پوری توجہ دینی چاہیئے۔ قیمت سالانہ صرف چار روپے ہے ÷

انگریزی ریویو آف ریلیجنز

لنڈن سے ہر مہینے شائع ہوتا ہے اسکی قیمت سات روپے سالانہ ہے ہندوستان کے خریداروں کا حساب کتاب قادیان دفتر طبع و اشاعت میں ہے۔ انگریزی خوان احباب جماعت احمدیہ بہت کم توجہ کر رہے ہیں۔ پچھلے سالوں کے بقایا کا ذکر تو در کنار ۱۹۲۶ء کا چندہ کئی صاحبان نے ادا نہیں کیا۔ کم از کم ایک ہزار خریدار اسکے اپنی جماعت سے ہندوستان میں ہو جانا چاہئیں۔ مگر حال یہ ہے کہ چند سو بھی نہیں۔ اسکے متعلق فوری اور متفقہ کوشش کی ضرورت ہے ÷

سن رائز یہ اخبار مہینے میں دو بار نوجوانان اسلام کو اپنے مذہبی عقائد میں راسخ اور غیر مذاہب کے حملوں کے دفاع پر تیار رکھنے کیلئے جاری کیا گیا ہے۔ اسکا چندہ برائے نام ہے یعنی دو روپے سالانہ طالبعلموں کیلئے صرف ایک روپیہ۔ ہر صوبہ کی احمدی جماعتوں کا فرض ہے کہ اپنے ارد گرد کے سکولوں اور انگریزی خوانوں میں اسکی توسیع اشاعت کریں۔ آجکل اسکی طرف ... خریدار کم ... ہے میں ... ف ہوتا ہے جو پورا نہیں ہو سکتا۔ جب تک کم از کم پانچ ہزار خریدار نہ ہوں۔ جلد سے جلد توجہ درکار ہے ÷

یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پانچ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچائی باعث شہرت ہے

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کا تیار کیا ہوا جادو اثر

داد کا مرہم

ایک مرتبہ کے لگانے سے آرام

اور دو چار مرتبہ کے لگانے سے داد جڑ سے

غائب

پُرانا سے پُرانا داد اِس مرہم سے ہار مانکر ہمیشہ کیلئے بھاگ جاتا ہے۔ جب آپکو کسی دوا سے فائدہ نہ ہو تب اِسکی مالش مالش کیجئے۔ مالش سے جلد میں کسی طرح کی تکلیف نہیں ہوتی کیونکہ اسمیں مُضر رساں اجزاء شامل نہیں ہیں۔

یہ نئے و پُرانے داد۔ چھاجن۔ ایرس۔ اور خارش کی نہایت ہی زود اثر و فائدہ پہنچانے والی لاجواب دوا ہے۔

داد پر چھلی ہوئی جگہ پر مالش کرنے سے جلد میں سوزش نہیں ہوتی۔

قیمت

فی ڈبی چار آنہ ۔۴؍ محصولڈاک چھ آنہ ۶؍

تین ڈبی بارہ آنہ ۔ ۱۲؍

محصولڈاک چھ آنہ ۔ ۶؍

کلورو ڈاین

پیچش۔ مروڑ۔ آنوُں۔ دست۔ درد شکم

کی مجرّب و مشہور دوا

ہندوستان کے لاکھوں مریض اس دوا سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ انگریزوں کی خانگی اور حکیمہ فائدہ پہنچانے والی یہی لاجواب دوا ہے۔ ریاحی درد و مروڑ خواہ کیسی ہی شدّت سے ہو۔ اس دوا کے ایک یا دو بار کے استعمال سے رفع ہو جاتی ہے۔

اِسہال۔ آنوں کے دست پیچش۔ مروڑ۔ درد شکم واینٹھن وغیرہ کے لئے کلورو ڈاین، بہترین دوا ہے

دوسروں کی تیار کی ہوئی کلورو ڈاین خریدنے سے قبل آپ ہماری کلورو ڈاین کی آزمائش ضرور کیجئے تب آپ پر خود ہی روشن ہو جائیگا کہ یہ کتنی مفید ہے۔

قیمت۔ ایک شیشی نصف اونس۔ آٹھ آنہ۔ ۸؍

محصولڈاک چھ آنہ ۔ ۶؍

تین شیشی ایک روپیہ سات آنہ ۔ ۱؍۷

محصولڈاک آٹھ آنہ ۔ ۸؍

نوٹ:۔ ہماری ادویات ہر جگہ ملتی ہیں۔ اپنے مقامی ہمارے ایجنٹ دوا فروشوں سے خریدنے سے وقت اور محصول ڈاک کی بچت ہوگی۔

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن (صیغہ نمبر ۱۱۷) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ

ایجنٹ۔ شیخ محمد وارث رحمت علی مرچنٹ۔ گورداسپور (پنجاب)